کنز المدارس کے نصاب میں شامل

شَرْحُ الوِقَایَۃ

(ششماہی اول)

(سوالاً جواباً)

استاد یاسر مدنی صاحب

احمد عباس عطاری

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

کنز المدارس کے نصاب میں شامل

شرح وقایہ

ششماہی اول

احمد عباس عطاری
مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

فہرست

	الموضوعات	
3	ماتن وشارح کے حالات زندگی	1
5	کتاب الایمان	2
13	باب الحلف بالفعل	3
13	فصل الیمین فی الدخول والسکنی	4
18	فصل الیمین فی الخروج والاتیان والرکوب وغیر ذلک	5
22	فصل الیمین فی الاکل والشرب	6
30	فصل الیمین فی لبس الثیاب وغیر ذلک	7
32	فصل الیمین فی الحج والصلاۃ والصوم	8
36	باب الحلف بالقول	9
36	فصل الیمین فی الکلام والبیع والشراء والتزوج وغیر ذلک	10
41	فصل فی الیمین فی العتق والطلاق	11
45	کتاب الحدود	12
47	فصل فی کیفیۃ الحد واقامتہ	13
49	باب الوطء الذی یوجب الحد اولا	14
53	باب شھادۃ الزنا والرجوع عنھا	15

58	باب حدّ الشرب	16
61	باب حدّ القذف	17
63	فصل فی التعزیر	18
66	کتاب السرقۃ	19

شرح وقایہ

ترجمۃ الماتن والشارح

(ماتن اور شارح کے حالات زندگی)

تعارف:

ماتن شارح کے داداجان ہیں، شارح کا نام "عبید اللہ "لقب "صدر الشریعہ " ہے

شارح کے والد کا نام "مسعود "اور دادا (ماتن) کا نام "ابوالحسن بن ابو بکر علی المحبوبی "لقب "تاج الشریعہ " ہے، اس طرح شارح کا پورا نام "صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود بن ابوالحسن المحبوبی ہے

☆آپ کا شجرہ نسب مشہور صحابیِ رسول حضرت عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے ملتا ہے

☆شارح نے اپنے داداجان (ماتن) سے تعلیم حاصل کی

تصنیفات:

شارح کی سب سے مشہور کتاب "شرح وقایہ " ہے، وقایہ کا اختصار بھی کیا گیا ہے جس کا نام "نقایہ " ہے

آپ نے اصول فقہ کے موضوع پر ایک کتاب لکھی جس کا نام "تنقیح " ہے اور اس کی شرح بھی لکھی جس کا نام "توضیح " ہے اس پر امام سعد الدین تفتازانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے " تلویح "نامی حاشیہ لکھا ہے

وفات:

ایک قول کے مطابق آپ کی وفات 747 ہجری میں ہوئی اور آپ کا مزارِ پُر انوار "بخارا" میں ہے

جبکہ ماتن کا وصال 686 ہجری میں ہوا

کچھ کتاب کے بارے میں:

اصل کتاب "وقایہ " ہے، اس کتاب کے تین مراتب ہیں پہلے مرتبے پر وقایہ (متن) ہے دوسرے مرتبے پر "شرح وقایہ (شرح) " ہے اور تیسرے مرتبے پر حاشیہ ہے

شرح وقایہ کی شروحات:

شرح وقایہ کی کئی شروحات ہیں جن میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں

1عنایہ

2حل المشکلات

3غایۃالحواشي

4عمدہالرعایۃ

کتاب الأیمان

سوال: یمین کے لغوی واصطلاحی معنی بیان کریں

جواب: یمین کا لغوی معنی:

"قوی وپختہ"

یمین کا اصطلاحی معنی:

اللہ پاک کے ذکر یا صفت کے ذریعے اپنی بات کو قوی کرنا

سوال: یمین کی جمع کیا ہے؟

جواب: یمین کی جمع "الأیمان" ہے

سوال: یمین (قسم) کو یمین کہنے کی وجہ بیان کریں

جواب: یمین کے لغوی معنی قوت اور مضبوطی کے ہیں اور چونکہ بندہ قسم اٹھا کر اپنی بات کو مضبوط کرتا ہے اسی لیے اسے یمین کہتے ہے

سوال: شرع کے اعتبار سے قسم کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں

جواب: شرع کے اعتبار سے قسم کی تین اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں

1 یمین غموس　　2 یمین لغو　　3 یمین منعقدہ

اعتراض: قسم کی تو کئی اقسام ہیں لیکن آپ نے تین ہی کو کیوں ذکر کیا؟

جواب: قسم کی مطلق طور پر کئی اقسام ہیں لیکن ہم نے صرف انہیں اقسام کو ذکر کیا ہے جن پر شریعت کے احکام مرتب ہوتے ہیں اور وہ یہی تین ہیں

سوال: قسم کی تینوں اقسام کی تعریفات مع احکام بیان کریں

جواب: قسم کی تینوں اقسام کی تعریفات مع احکام درج ذیل ہیں

یمین غموس کی تعریف:

زمانہ ماضی میں کسی کام کے کرنے یانا کرنے پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا یمین غموس کہلاتا ہے

یمین غموس کا حکم:

یمین غموس پر مواخذہ ہے یعنی گناہ ہے لیکن کفارہ نہیں ہے

یمین لغو کی تعریف:

زمانہ ماضی میں کسی کام کے کرنے یانا کرنے پر یہ گمان کرتے ہوئے قسم کھانا کہ وہ سچ ہے لیکن حقیقت اس کے خلاف ہو یمین لغو کہلاتا ہے

یمین لغو کا حکم:

یمین لغو پر کوئی چیز نہیں ہے یعنی نا ہی گناہ ہے اور نا کفارہ ہے بلکہ اس کی معافی کی امید ہے

یمین منعقدہ کی تعریف:

زمانہ مستقبل میں کسی کام کے کرنے یانا کرنے پر قسم کھانا یمین منعقدہ کہلاتا ہے

یمین منعقدہ کا حکم:

یمین منعقدہ کو توڑنے کی صورت میں کفارہ لازم ہو گا

سوال: قسم کی تعریف میں لفظِ "فعل" بولا گیا اس سے کونسا فعل مراد ہے؟

جواب: قسم کی تعریف میں جو لفظ فعل بولا گیا ہے ممکن ہے کہ اس سے نحویوں کی اصطلاح والا فعل مراد ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے اہل کلام کی اصطلاح والا فعل مراد ہو، اہل کلام کے نزدیک فعل سے مصدر مراد ہے اور یہ بات زیادہ عام ہے کے وہ فعل عقلاء سے قائم کیا یا جمادات (بے جان) سے قائم ہو

مثلاً: (واللہ لقد ھبت الریح)1

اعتراض: جب یوں کہا جائے "واللہ ان ھذا حجر"2 تو یہ کیسے درست ہے کہ یہ کہا جائے یہاں فعل پر قسم ہے؟ کیونکہ یہاں تو پتھر پر قسم

مدینہ

---

1 اللہ کی قسم تیز ہوا ہو چلی

2 اللہ کی قسم یہ پتھر ہے

اٹھائی گئی ہے اور آپ نے قسم کی تعریف میں فعل کی شرط لگائی ہے

جواب: اگر قسم زمانہ ماضی میں ہو تو اس میں "کان" مقدر مانیں گے اور اگر قسم زمانہ مستقبل میں ہو تو اس میں "یکون" مقدر مانیں گے

سوال: قسم کی تعریف میں لفظ "ترک الفعل" بولا گیا اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: قسم کی تعریف میں لفظِ "ترک الفعل" سے فعل کا نا ہونا مراد ہے

سوال: مصنف نے یمین منعقدہ کی تعریف میں "وعلی آت منعقدۃ" کا عطف کس پر کیا؟ نیز بہتر صورت کیا تھی بیان کریں

جواب: مصنف نے یمین منعقدہ کی تعریف میں "وعلی آت منعقدہ" کا عطف "فعل اُو ترک" پر کیا ہے اور بہتر صورت یہ تھی کہ "آت منعقدہ" کو لفظِ "علی" کے بغیر ذکر کرتے تاکہ ماضی پر عطف ہو جاتا

سوال: اگر "آت منعقدۃ" کو لفظ "علی" کے ساتھ ذکر کیا جائے تو کیا خرابی لازم آئے گی؟

جواب: اگر "آت منعقدۃ" کو لفظ "علی" کے ساتھ ذکر کیا جائے تو اس کا عطف "علی فعل او ترک" پر ہو گا اور ضروری طور پر "آت" (صفت) کے لیے موصوف لائیں گے اور وہ موصوف "فعل او ترک" ہے

اس صورت میں عبارت میں طوالت لازم آئے گی اور اگر "علی" کو ساقط کریں تو اس صورت میں "آت" کا عطف "ماض" پر ہو گا اور عبارت میں اختصار ہو گا اور کسی ایسی شئے کو مقدر نہیں ماننا پڑے گا جو لفظوں میں مذکور نا ہو

اعتراض: جس طرح زمانہ ماضی اور مستقبل میں قسم ہوتی ہے اسی طرح زمانہ حال میں بھی قسم ہوتی ہے زمانہ حال والی قسم کونسی بنے گی، اور آپ نے اس قسم کو کیوں ذکر نہیں کیا؟

جواب: اس اعتراض کے دو جوابات ہیں

1 ہم نے پہلے ذکر کیا کہ مطلق طور پر قسم کی کئی اقسام ہیں لیکن ہم نے صرف انہی اقسام کو ذکر کیا جن پر شریعت کے احکام مرتب ہوتے ہیں

2 اس قسم کو ذکر نا کرنے میں ایک باریک نقطہ ہے اور وہ یہ ہے کہ بات پہلے دل میں آتی ہے پھر زبان پر آتی ہے اسی طرح قسم بھی پہلے دل میں آتی ہے پھر زبان پر آتی ہے، قسم کلام کے مکمل ہونے سے ہو گی، اب قسم پہلے دل میں آئی پھر زبان پر آئی پھر مکمل کلام ہوا، اب یہ سارا زمانہ تو ماضی ہو گیا زمانہ حال تو ہوا ہی نہیں، عرف کے اعتبار سے وہ زمانہ حال ہوتا ہے لیکن حقیقت میں ماضی ہوتا ہے

مثلاً: جب کسی شخص نے کہا: میں نے قلم سے لکھا، اب ضروری تھا کے کتابت (لکھنا) کلام کرنے سے پہلے ہو ورنہ جھوٹ ہو جائے گا

سوال: مصنف نے یمین منعقدہ کے حکم میں لفظِ "فقط" کے ذریعے کس کے مذہب سے احتراز کیا؟

جواب: مصنف نے یمین منعقدہ کے حکم میں لفظِ "فقط" کے ذریعے امام شافعی رَحْمَۃُاللہ عَلَیہ کے مذہب سے احتراز فرمایا کیونکہ ان کے نزدیک یمین غموس کو توڑنے کی صورت میں کفارہ لازم ہو گا

سوال: "ولو سھوًااو کرھًا: حلف اُوحنث خلافًاللشافعی" مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں

جواب: اگر کسی شخص نے بھولے سے یا مجبوری سے قسم اٹھالی اور پھر توڑدی تو ہمارے (احناف کے نزدیک) اس پر کفارہ لازم ہو گا لیکن امام شافعی رَحْمَۃُاللہ عَلَیہ کے نزدیک اگر کوئی شخص بھولے سے یا مجبوری سے قسم اٹھالے پھر توڑدے تو اس پر کفارہ نہیں ہو گا

ھدایہ میں بھی اسی طرح ہے کہ "قسم کاارادہ کرنے والا، مجبوری سے قسم اٹھانے والااور بھولے سے قسم اٹھانے والا برابر ہیں یعنی ان کی قسم ہو جائے گی

سوال: اگر کوئی شخص بغیر ارادے کے قسم اٹھائے یا پاگل و بے ہوش قسم اٹھائے تو اس کی قسم و کفارے کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کوئی شخص بغیر ارادے کے قسم اٹھائے یا پاگل یا بے ہوش بندہ قسم اٹھالے تو اس کی قسم ہو جائے گی اب اگر وہ قسم کو توڑے گا تو اس پر کفارہ لازم ہو گا

مثلاً: اگر کسی نے کہا آپ ہماری طرف آئیں گے اور اس نے کہا، "بلی واللہ "تو اب قسم ہو جائے گی اگرچہ اس کاارادہ نہ ہو

سوال: اللہ پاک کے نام کی قسم اٹھانا کیسا؟ نیز یہ بھی بتایئے کہ اللہ پاک کی کن صفات سے قسم ہو گی اور کن سے نہیں ہو گی؟

جواب: اللہ پاک کے نام کی قسم اٹھانا جائز ہے مثلاً: واللہ

اللہ پاک کی ان صفات (صفاتی ناموں) سے قسم منعقد ہو گی

جو لوگوں میں متعارف اور مشہور ہیں مثلاً: الرحمن، الرحیم وغیرہ

اور اسی طرح ان صفات کے ساتھ بھی منعقد ہو گی جن کے ذریعے عرف میں قسم اٹھائی جاتی ہے مثلاً: اللہ کی عزت کی قسم، جلال کی قسم، کبریائی کی قسم، عظمت کی قسم، قدرت کی قسم وغیرہ

اور اللہ پاک کی ان صفات سے قسم منعقد نہیں ہو گی جو لوگوں کے درمیان متعارف اور مشہور نہیں ہیں مثلاً: ایم اللہ، عمر اللہ، عھد اللہ

سوال: غیر اللہ کے نام سے قسم اٹھانا کیسا؟

جواب: غیر اللہ کے نام سے قسم اٹھانے سے قسم منعقد نہیں ہو گی مثلاً: نبی، قرآن [1] اور کعبے وغیرہ کی قسم اٹھانا

مدیـــنہ

1 غیر اللہ کی قسم منعقد نہیں ہوتی البتہ موجودہ زمانے میں قرآن کی قسم اٹھائی جاتی ہے اس لیے قرآن کی قسم اٹھانے سے وہ قسم منعقد ہو جائے گی

سوال: اگر کوئی شخص "اقسم، احلف، اشھد" کہے اور لفظِ اللہ کو ذکر نہ کرے یا" علی نذر، یمین، عھد" کہے اور اللہ پاک کی طرف اضافت نا کرے تو قسم کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: مذکورہ تمام صورتوں میں قسم منعقد ہو جائے گی

سوال: اگر کوئی شخص یوں کہے "میں نے یہ کام کیا تو میں کافر ہوں" تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کوئی شخص یوں کہے کہ میں نے یہ کام کیا تو میں کافر ہو تو اب اس کی یہ قسم تو ہو جائے گی لیکن اگر وہ قسم توڑ دے گا تو کافر نہیں ہو گا کیونکہ اس نے قسم کو فعل مذکور کے ساتھ خاص کر دیا اگرچہ وہ زمانہ ماضی یا مستقبل کے ساتھ قسم کو معلق کرے یعنی وہ اپنے اس قول کی وجہ سے کافر نہیں ہو گا برابر ہے کہ وہ کفر کو ماضی یا مستقبل کے ساتھ معلق کرے

اور بعض کہتے ہیں کہ اگر وہ کفر کو فعل کے ساتھ معلق کرے گا تو کافر ہو گا کیونکہ اس نے کفر کو ایسے فعل کے ساتھ معلق کیا جسے وہ جانتا ہے اسی وجہ وہ فوراً ہی کافر ہو جائے گا

اعتراض: آپ نے کہا کہ قسم کو کفر کے ساتھ معلق کرنا درست نہیں ہے تو جب معلق کرنا درست نہیں ہے تو پھر قسم کیسے درست ہو گی؟

جواب: قسم درست ہو جائے گی اگرچہ وہ کافر نہیں ہو گا کیونکہ اس شخص نے کفر کو اس فعل کے ساتھ معلق کر دیا تو اب وہ کام حرام ہو گا اور قسم کی تعریف ہی کسی حلال چیز کو حرام کرنا ہے

سوال: اگر کسی نے صرف حق کی یا اللہ کے حق یا اللہ کی حرمت کی قسم اٹھائی تو قسم کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے صرف حق کی یا اللہ کے حق یا اللہ کی حرمت کی قسم اٹھائی تو قسم نہیں ہو گی

سوال: اگر کوئی یوں کہے کہ عورت کی طلاق کی قسم یا اگر یہ کام کیا تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو یا سختی ہو یا لعنت ہو یا میں زانی یا چور یا شرابی یا سودی تو اب قسم کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: مذکورہ تمام صورتوں میں قسم منعقد نہیں ہو گی

سوال: کتاب کی روشنی میں بتائیں حروف قسم کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: حروف قسم تین ہیں اور وہ یہ ہیں

1 واو   2 باء   3 تاء 1

مدیــنه

1 لام بھی حرف قسم ہے لیکن یہ بہت کم استعمال ہوتا ہے اس لیے اسے ذکر نا کیا

سوال: کیا کبھی حرف قسم کو حذف بھی کیا جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں ! کبھی کبھار حرفِ قسم کو حذف کر دیا جاتا ہے مثلاً: کاللہ لأفعلہ

سوال: قسم کا کفارہ بیان کریں

جواب: قسم کا کفارہ:

1 گردن کو آزاد کرنا یعنی ایک غلام آزاد کرنا

اگر اس کی طاقت نا ہو تو

2 دس مساکین کو کھانا کھلانا جیسا کہ ظہار کے کفارے میں ہوتا ہے

3 یا دس مساکین کو ایسے کپڑے دینا جس سے بدن کا اکثر حصہ ڈھانپا جا سکے

☆ خالی شلوار دینا جائز نہیں ہے

اگر اس کی بھی طاقت نا ہو تو

4 پے در پے (لگاتار/ایک ساتھ) تین روزے رکھنا

سوال: قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا کیسا؟

جواب: قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کے بارے میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے

امام اعظم کا مذہب:

آپ کے نزدیک حانث ہونے (قسم توڑنے) سے پہلے کفارہ دینا جائز نہیں

یہاں تک کہ اگر کسی نے قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دے دیا پھر بعد میں قسم کو توڑا تو وہ دوبارہ کفارہ دے گا

امام اعظم کی دلیل:

قسم توڑنا کفارے کا سبب ہے کیونکہ قسم منعقد ہی پورا کرنے کے لیے ہوتی ہے اور کفارہ حانث ہونے کے بعد واجب ہوتا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ قسم کفارے کا سبب نہیں ہے بلکہ قسم توڑنا کفارے کا سبب ہے، قسم کفارے کے واجب ہونے کے لیے شرط ہے لیکن اسے حنث (قسم توڑنے) پر مقدم نہیں کریں گے

امام شافعی کا مذہب:

آپ کے نزدیک حانث ہونے سے پہلے کفارہ دینا جائز ہے یعنی اگر کفارہ مالیہ ہو تو اسے قسم توڑنے سے پہلے ادا کر سکتے ہیں اور اگر کفارہ غیر مالیہ (روزہ وغیرہ) ہو تو بعد میں ہی دیں گے

امام شافعی کی دلیل:

قسم کفارے کا سبب ہے اور حانث ہونا کفارے کو ادا کرنے کے واجب ہونے کے لیے شرط ہے لہذا حانث ہونے سے پہلے کفارہ ادا کر سکتے ہیں

اور کفارہ مالیہ میں یہ ممکن ہے کہ نفسِ وجوب ثابت ہو اور وجوب ادا ثابت نہ ہو جیسے ثمن کے اندر نفسِ وجوب بیع سے ثابت ہوتا ہے اور وجوبِ ادا ثمن کا مطالبہ کرنے سے تو نفسِ وجوب کا تعلق مال سے ہوگا اور وجوبِ ادا کا تعلق فعل سے ہوگا

امام شافعی کو جواب:

حقوق اللہ میں مال مقصود نہیں ہوتا اسی لیے کفارہ مالیہ و غیر مالیہ برابر ہیں اس کے علاوہ عبادات بدنیہ میں نفسِ وجوب عبادت کی مخصوص ہیت کے متعلق ہوتا ہے اور وجوب ادا اس ہیت کے مر قوع کے ساتھ متعلق ہے

سوال: اگر کسی شخص نے معصیت (گناہ) پر قسم اٹھائی تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر کسی نے معصیت (گناہ) پر قسم اٹھائی (مثلاً: والدین سے کلام نا کرنا) تو اب وہ اپنی قسم توڑے گا اور کفارہ بھی ادا کرئے گا

سوال: اگر کسی کافر نے قسم اٹھا کر توڑ دی تو اس کے کفارے کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر کسی کافر نے قسم اٹھا کر توڑ دی تو اس پر کفارہ نہیں ہوگا اگرچہ مسلمان ہونے کے بعد قسم توڑے

سوال: اگر کسی نے اپنی ملک (ملکیت) کو اپنے اوپر حرام کر لیا تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر کسی نے اپنی ملک (ملیت) کو اپنے اوپر حرام کر لیا تو وہ چیز اس پر حرام نہیں ہوگی اگرچہ اسے استعمال کرنے پر کفارہ ہوگا

سوال: اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ مجھ پر ہر حلال چیز حرام ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ مجھ پر ہر حلال چیز حرام ہے تو اس پر کھانا پینا بھی حرام ہو جائے گا

☆اور علماء نے تو یہ بھی فرمایا ہے کہ "اس کی بیوی بھی طلاق یافتہ ہو جائے گی" (اس پر فتوی دیا گیا ہے)

یعنی اگر اس نے استعمال کیا تو کفارہ دے گا کیونکہ حلال کو حرام کرنا ہی قسم ہے،

اللہ پاک کے فرمان کی وجہ سے "قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ"

ترجمہ: بیشک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا کھولنا مقرر فرما دیا ہے

☆علاوہ اس کے کہ یا تو قسم فعل وجودی پر ہو تو یہ مباح چیز کو واجب کرنا ہے اور اگر فعل عدمی پر ہو تو یہ حلال کو حرام کرنا ہے

سوال: اگر کسی نے بغیر کسی شرط کے مطلقاً نذر مانی تو اب کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر کسی نے بغیر کسی شرط کے مطلقاً نذر مانی تو اس پر اسی وقت نذر لازم ہو جائے گی

مثلاً: اگر کسی نے کہا: اللہ کے لیے مجھ پر اس دن کا روزہ ہے تو اب اس پر اسی وقت روزہ لازم ہو جائے گا

سوال: اگر کسی نے نذر کو ایسی شرط کے ساتھ معلق کیا جس کا ارادہ بھی ہے اب اگر وہ شرط پائی گئی تو نذر کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے نذر کو ایسی شرط کے ساتھ معلق کیا جس کا ارادہ بھی ہے اب اگر وہ شرط پائی گئی تو اس پر وہ نذر پوری کرنا لازم ہو جائے گا

مثلاً: اگر کسی نے نذر مانی کہ فلاں شخص آ گیا تو میں ایک روزہ رکھو گا اب اگر وہ شخص آ گیا تو اس پر روزہ لازم ہو جائے گا

سوال: اگر کسی نے نذر کو ایسی شرط کے ساتھ معلق کیا جس کا وہ ارادہ نہیں رکھتا تو اس کی کتنی اور کون کونسی صورتیں ہو گی؟ نیز مصنف نے اس کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: اگر کسی نے نذر کو ایسی شرط کے ساتھ معلق کیا جس کا وہ ارادہ نہیں رکھتا تو اب اس کی دو صورتیں بیان کی گئی ہیں

1 یا تو قسم کو پورا کرے یا کفارہ دے

اس قول کو صحیح قرار دے کر دوسرے قول سے احتراز (اجتناب) کیا گیا ہے

2 قسم کو پورا کرے اگرچہ وہ اس کو چاہتا ہے یا نہیں

☆ مصنف نے اس کو صحیح کہا کیونکہ جب اس نے ایسی شرط کے ساتھ معلق کیا جسے وہ نہیں چاہتا تو یہ یمین کے معنی میں ہے اور وہ کام منع ہے اس لیے یہ بظاہر نذر ہے اسی لیے اسے اختیار دیا گیا

مصنف فرماتے ہے کہ میں کہتا ہوا اگر اس نے حرام کام کی شرط لگائی ہے (مثلاً: زنا کروں) تو مناسب یہ ہے کہ اسے اختیار نا دیا جائے کیونکہ اختیار دینا تو تخفیف ہے اور حرام کام میں تخفیف نہیں ہوتی

سوال: اگر کسی نے اپنی قسم کے ساتھ ان شاء اللہ ملا دیا تو اس کی قسم کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے اپنی قسم کے ساتھ ان شاء اللہ ملا دیا تو اس کی قسم باطل ہو جائے گی

باب الحلف بالفعل

فصل الیمین في الدخول والسکنی

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ بیت میں داخل نہیں ہوگا تو اب وہ کس جگہ داخل ہونے سے حانث ہوگا اور کس جگہ داخل ہونے سے حانث نہیں ہوگا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ بیت میں داخل نہیں ہوگا تو اب اگر وہ خیمے میں داخل ہوا تو حانث ہو جائے گا اور اگر کعبے میں، یا مسجد میں، یا یہودیوں کی عبادت گاہ میں، یا چرچ میں، یا گھر کی چوکھٹ میں یا گھر کے شیڈ میں داخل ہوا تو حانث نہیں ہوگا

کیونکہ بیت اس جگہ کو کہتے ہیں جسے رات گزارنے کے لیے بنایا جائے اور خیمے کو رات گزارنے کے لیے بنایا جاتا ہے اس کے علاوہ مذکور جگہوں کو رات گزارنے کے لیے نہیں بنایا جاتا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی "لا یدخل دارًا" کہ وہ دار میں داخل نہیں ہوگا اب اگر وہ ویران گھر میں داخل ہوا تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی "لا یدخل دارًا" کہ وہ دار میں داخل نہیں ہوگا یعنی لفظِ دار کو نکرہ ذکر کیا تو اب اگر وہ ویران گھر میں داخل ہوا تو حانث نہیں گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ اس دار میں داخل نہیں ہوگا کہا اب اگر وہ اس گھر کے گرنے یا ویران ہونے یا وہاں دوسرا گھر بننے کے بعد داخل ہوا یا اس کی چھت پر کھڑا ہوا تو اس کے لیے کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ اس گھر میں داخل نہیں ہوگا یعنی لفظ دار کو معرفہ ذکر کیا تو اب اگر وہ اس گھر کے گرنے کے بعد یا اس کے ویران ہونے کے بعد یا اس کی جگہ دوسرا مکان بننے کے بعد داخل ہوا یا اس گھر کی چھت پر کھڑا ہوا تو وہ حانث ہو جائے گا

اور بعض کہتے ہے کہ ہمارے عرف میں چھت پر کھڑے ہونے کی وجہ سے وہ حانث نہیں ہوگا

اسی طرح اگر اس دار کی جگہ مسجد یا حمام یا باغ یا بیت بن گیا تو ان میں بھی داخل ہونے کی وجہ سے وہ حانث نہیں ہوگا کیونکہ وہ جگہ اب اصلاً دار نارہی

☆ علماء کرام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ میں اس گھر میں داخل نہیں ہوں گا تو اب اگر وہ شخص اس گھر کے گھرنے کے بعد بھی اس میں داخل ہوا تو حانث ہو جائے گا کیونکہ دار کا نام گھرے ہوئے گھر پر بھی بولا جاتا ہے

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی "کا یدخل بیتًا" کہ وہ بیت میں داخل نہیں ہوگا اب اگر وہ شخص بیت کے گرنے یا ویران ہونے کے بعد اس میں داخل ہوا یا وہاں نیا بیت بننے کے بعد داخل ہوا تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی "لایدخل بیتاً" کہ وہ بیت میں داخل نہیں ہوگا تو اب اگر وہ شخص بیت کے گرنے یا ویران ہونے کے بعد اس میں داخل ہوا یا وہاں نیا بیت بننے کے بعد وہاں داخل ہوا تو حانث نہیں ہوگا کیونکہ اس سے بیت کا نام زائل ہو چکا ہے

سوال: مصنف کے قول "واعلم أنهم قالوفي لايدخل هذه الدار" کی وضاحت کریں یعنی مصنف نے اس مسئلے کی علت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: مصنف نے اس مسئلے کی علت کے بارے میں کلام کرتے ہوئے یوں فرمایا: "جان لیجئے! علماء کرام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص یوں قسم کھائے کہ "لایدخل هذه الدار" اب اگر وہ اس میں اس کے گرنے کے بعد داخل ہوا تو حانث ہو جائے گا کیونکہ دار کا نام گرے ہوئے گھر پر بھی بولا جاتا ہے

اعتراض: اگر وہ "هذه دار" کہنے کی صورت میں گھر کے گرنے کے بعد داخل ہونے کی صورت میں حانث ہے تو لایدخل الدار کی صورت میں بھی حانث ہونا چاہیے

جواب: علماء کرام کی طرف سے دیا گیا جواب:

هذه الدار میں مشار الیہ (حاضر) ہونے کی صورت میں ختم ہو جائے گا

(مصنف نے دوسرے علماء کے جواب کو رد کرتے ہوئے ایک اور جواب دیا)

علماء کرام نے اس اعتراض کے جواب میں جو فرق بیان کیا وہ کمزور فرق ہے کیونکہ اس کا معنی یہ ہے کہ جب مشار الیہ کو کسی وصف کے ساتھ موصوف کیا جائے تو وہ لغو ہے

مثلاً: اگر کسی نے قسم کھائی کہ (لایکلم هذاالشباب) یعنی میں اس نوجوان سے کلام نہیں کروں گا اب اگر وہ اس کے بوڑھے ہونے کے بعد اس سے کلام کرے گا تو حانث ہو جائے گا کیونکہ شباب (جوانی) کا حصہ لغو ہو گیا

(مصنف فرماتے ہے کہ) ہمارے قول لایدخل هذه الدار یا لایدخل داراً میں وصف کہاں ہے؟ یہاں تک کے وہ وصف ان میں سے ایک میں لغو ہو اور دوسرے میں غیر لغو ہو

پھر تو یہ معنی "لایدخل هذاالبيت" (میں اس گھر میں داخل نہیں ہوں گا) میں بھی حانث ہونے کو لازم کرتا ہے اور لایدخل بیتاً کہنے کی صورت میں اگر وہ گرے ہوئے میدان میں داخل ہو تو حانث نہیں ہوگا کیونکہ بیتوتہ وصف مشار الیہ میں لغو ہے تو بیت کا نام تو اس سے زائل ہو گیا، لہذا مناسب یہی ہے کہ مشار الیہ میں وصف کا اعتبار نہ کیا جائے

پھر علماء کرام نے فرمایا: اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ لایدخل هذه الدار پھر اس پر حمام بن گیا اب اگر وہ اس میں داخل ہوگا تو حانث نہیں

ہو گا کیونکہ دار باقی نہیں رہا

(مصنف فرماتے ہے میں کہتا ہو) دار کا لفظ اکثر بنی ہوئی عمارت پر بولا جاتا ہے اور کبھی کبھار گری ہوئی عمارت پر بھی اس کا اطلاق کیا جاتا ہے پس جب کہا جائے کہ "لاادخل دارًا" یعنی میں دار میں داخل نہیں ہو نگا تو بہتر یہ ہے کہ دار المعمورۃ مراد ہو اور یہ بھی کے مطلق کو فرد کامل کی طرف پھیرا جائے تو معمورہ کا ارادہ واجب آئے گا

اور جب کہا جائے کہ "لایدخل ھذہ الدار" کہ وہ اس دار میں داخل نہیں ہو گا پھر وہ عمارت گر گئی پھر بھی اس پر لفظِ دار کا اطلاق درست ہے جبکہ کوئی قرینہ پایا جائے اور یہاں ھذہ قرینہ ہے جو اس کو قاصر کی طرف لے کر جا رہا ہے، یہاں ھذہ اشارے کی وجہ سے یہ بات ترجیح پا گئی کہ یہاں قاصر (پلاٹ) مراد ہو گا، اور اگر وہاں دوسرا دار بن گیا تو وہ اس میں داخل ہونے سے حانث ہو جائے گا کیونکہ وہ دار ہی ہے اور اگر وہاں حمام یا باغ بن گیا تھا تو حانث نہیں ہو گا کیونکہ اس سے دار کا نام زائل ہو گیا ہے بہر حال لفظ بیت کا اطلاق اس جگہ پر کیا جاتا ہے جس کو رات گزارنے کے لیے بنایا جائے، پس جب وہ ویران ہو گیا تو اس پر بیت کا اطلاق درست نہیں اور یہ نہیں کہا جائے گا کہ بیتوتہ وصف ہے

اور مشار الیہ میں وصف لغو ہے کیونکہ بیت اسم جنس ہے باوجود اس کے کہ یہ بیتوتہ سے مشتق ہے، اور یہ صفت نہیں ہے جیسا کہ الشباب وغیرہ صفت ہے، پس اسم اشارہ جب صفات پر داخل ہوتا ہے تو پھر وصف لغو ہوتا ہے

مثلاً: "لایکلم ھذا الشباب" یعنی میں اس نوجوان سے کلام نہیں کروں گا پس اگر اس نے اس کے بوڑھاپے کی حالت میں اس سے کلام کیا تو وہ حانث ہو جائے گا

☆ بہر حال اگر اسم اشارہ اسماء اجناس پر داخل ہوا گرچہ وہ مشتق ہو تو ضروری ہے کہ اس کی حقیقت باقی رہے

مثلاً: اگر کسی نے قسم کھائی "واللہ لایشرب ھذا الخمر" یعنی اللہ کی قسم! وہ یہ خمر نہیں پیئے گا اب اگر وہ شراب سرکہ بن گئی پھر اس نے اسے پیا تو حانث نہیں ہو گا اور اگر اس نے قسم کھائی کہ میں میٹھی شراب نہیں پیؤں گا پھر اس نے اس کو کڑوی ہونے کے بعد پیا تو حانث ہو جائے گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کے وہ اس دار میں داخل نہیں ہو گا پھر وہ اس دار کے دروازے کی طاق میں کھڑا ہو گیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ اس دار میں داخل نہیں ہو گا پھر وہ اس دار کے دروازے کی طاق میں کھڑا ہو گیا تو اب اگر دروازہ بند کرنے سے دار سے باہر رہے تو حانث نہیں ہو گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس گھر میں رہائش نہیں رکھو گا اس حال میں کہ اس گھر میں ہی ہے یا یہ کہے کہ میں یہ کپڑے نہیں

پہنوں گااس حال میں کہ وہی کپڑے پہنے ہوئے ہو یا یہ کہے کہ میں اس سواری پر سوار نہیں ہوں گااس حال میں کہ اس پر سوار ہے تواب کس صورت میں حانث ہو گااور کس میں نہیں ؟اختلاف آئمہ بیان کریں

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس گھر میں رہائش نہیں رکھو گااس حال میں کہ اس گھر میں موجود ہے یا یہ کہے کہ میں یہ کپڑے نہیں پہنوں گااس حال میں کہ وہی کپڑے پہنے ہوئے ہو یا یہ کہے کہ میں اس سواری پر سوار نہیں ہوں گااس حال میں کہ اس سواری پر ہی سوار ہو تواب اس کے حانث ہونے یا ناہونے میں ہمارا(احناف)اور امام زفر کا اختلاف ہے

ہمارا(احناف)کا مذہب:

احناف کے نزدیک اگر وہ قسم اٹھانے کے فوراًبعد بغیر کسی توقف کے اس گھر سے نکل جائے، کپڑے اتار دے، سواری سے اتر جائے تو وہ حانث نہیں ہو گالیکن اگر وہ قسم اٹھانے کے بعد تھوڑی دیر بھی ٹھہر گیا تو حانث ہو جائے گا

امام زفر کا مذہب:

امام زفر کے نزدیک اگر اس نے تھوڑی دیر بھی رہائش اختیار کی، کپڑے پہنے، سوار رہا تو حانث ہو جائے گا اگرچہ تھوڑی دیر ہی ہو

احناف کاامام زفر کو جواب:

ہم(احناف)نے جواب دیا کہ قسم پوری کرنے کے لیے اٹھائی جاتی ہے لہذا قسم پوری کرنے کا زمانہ مستثنیٰ ہو گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کے میں اس گھر میں داخل نہیں ہوں گااس حال میں کہ اس گھر میں بیٹھاہے تواب کس صورت میں حانث ہو گااور کس صورت میں نہیں ہو گا؟بیان کریں

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس گھر میں داخل نہیں ہوں گااس حال میں کے وہ اسی گھر میں موجود ہے تواب وہ حانث نہیں ہو گا کیونکہ دخول باہر سے اندر کی طرف آنا ہے لہذا گھر میں ٹھہرنے کی وجہ سے حانث نہیں ہو گا بر خلاف رہائش، لباس اور سواری والے مسئلے کے (یعنی ان تینوں میں وہ حانث ہو جائے گا)، لیکن اگر وہ گھر سے نکلااور پھر داخل ہوا تو اس صورت میں حانث ہو جائے گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کے وہ اس گھر میں رہائش نہیں رکھے گا تو وہ کس صورت میں حانث ہو گااور کس صورت میں حانث نہیں ہو گا؟اختلاف آئمہ بیان کریں نیز یہ بھی بتائے کے کونسا قول احسن ہے؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ اس گھر میں رہائش نہیں رکھے گا تواب اس کے حانث ہونے یا ناہونے کے بارے میں امام اعظم، امام ابو یوسف اور امام محمد کا اختلاف ہے

امام اعظم کا مذہب:

امام اعظم کے نزدیک وہ خود بھی نکلے گا، اپنے اہل و عیال کو بھی نکالے گا اور سارا سامان بھی نکالے گا یہاں تک کہ اگر اس گھر میں ایک کیل بھی رہ گیا تو حانث ہو جائے گا

امام ابو یوسف کا مذہب:

امام ابو یوسف کے نزدیک اگر وہ اکثر سامان نکال لے گا تو حانث نہیں ہو گا

امام محمد کا مذہب:

امام محمد کے نزدیک اگر اس نے گھریلو ضرورت کا سامان کے نکال لیا تو حانث نہیں ہو گا

☆ علماء کرام نے امام محمد رَحْمَۃُ اللہ عَلَیہ کے قول کو احسن کہا ہے اور لوگوں کے لیے بھی اس میں زیادہ آسانی ہے

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس شہر اور گاؤں میں رہائش نہیں رکھوں گا تو اب اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس شہر اور گاؤں میں رہائش نہیں رکھوں گا تو اب اس کا خود وہاں سے نکلنا کافی ہے اہل و عیال اور سامان کو نقل کرنے کی ضرورت نہیں

فصل الیمین في الخروج والاتیان والرکوب وغیر ذلک

سوال: اگرکسی نے قسم کھائی کہ وہ باہر نہیں نکلے گا تو اب وہ کس صورت میں باہر نکلنے سے حانث ہوگا اور کس صورت میں حانث نہیں ہوگا ؟

جواب: اگرکسی نے قسم کھائی کہ وہ باہر نہیں نکلے گا اب اگر وہ کسی کو حکم دے کے مجھے باہر نکالو اور وہ اس کو نکال دے تو حانث ہو جائے گا اور اگر اس نے کسی کو حکم نا دیا کسی نے آکر خود ہی باہر نکال دیا تو اب حانث نہیں ہوگا اگرچہ اس کے نکالنے پر راضی ہو یا راضی نہ ہو

سوال: اگرکسی نے قسم کھائی کہ وہ گھر میں داخل نہیں ہوگا تو اب وہ کس صورت میں داخل ہونے سے حانث ہوگا اور کس صورت میں حانث نہیں ہوگا؟

جواب: اگرکسی نے قسم کھائی کہ وہ گھر میں داخل نہیں ہوگا اب اگر وہ کسی کو حکم دے کہ مجھے داخل کرو اور وہ اس کو داخل کر دے تو حانث ہو جائے گا اور اگر کسی نے اس کے حکم کے بغیر ہی اس کو داخل کر دیا تو حانث نہیں ہوگا اگرچہ وہ اس کے داخل کرنے پر راضی ہو یا نہ ہو

سوال: اگرکسی نے قسم کھائی کہ وہ گھر سے نہیں نکلے گا مگر جنازے کے لیے، پھر وہ جنازے کے لیے نکلا اور اپنا دوسرا کام بھی کر آیا تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگرکسی نے قسم کھائی کہ وہ گھر سے نہیں نکلے گا لیکن جنازے کے لیے، پھر وہ جنازے کے لیے نکلا اور اپنا دوسرا کام بھی کہ آیا تو حانث نہیں ہوگا کیونکہ اس کا نکلنا جنازے کے لیے تھا

سوال: اگرکسی نے قسم کھائی کے وہ مکے کی طرف نہیں نکلے گا پھر وہ مکے کے ارادے سے نکلا اور آدھے راستے سے واپس لوٹ آیا تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگرکسی نے قسم کھائی کہ وہ مکے کی طرف نہیں نکلے گا، پھر وہ مکے کے ارادے سے نکلا اور آدھے راستے سے واپس لوٹ آیا تو حانث ہو جائے گا کیونکہ مکہ کی طرف خروج (نکلنا) پایا گیا

سوال: اگرکسی نے قسم کھائی کہ وہ مکہ میں نہیں آئے گا پھر وہ مکہ کے ارادے سے نکلنا اور آدھے راستے سے واپس آگیا تو اب کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگرکسی نے قسم کھائی کہ وہ مکہ میں نہیں آئے گا پھر وہ مکے کے ارادے سے نکلا اور آدھے راستے سے واپس آگیا تو حانث نہیں ہوگا

سوال: اگرکسی نے قسم کھائی کہ وہ مکہ کی طرف نہیں جائے گا تو اب اس کی یہ قسم کس کی طرح ہوگی؟ نیز اس بارے میں کتنے اقوال بیان کیے گئے ہیں اور ان میں سے کونسا قول صحیح ترین قول ہے؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ مکہ کی طرف نہیں جائے گا تو اب

1 صحیح قول کے مطابق اُس کی اس قسم کا حکم "لایخرج الی مکۃ" یعنی میں مکہ کی طرف نہیں نکلو گا والی قسم کی طرح ہو گا

یعنی اگر وہ مکے کے ارادے سے نکلے گا تو حانث ہو جائے گا اگرچہ آدھے راستے سے واپس لوٹ آئے

2 بعض کے نزدیک اس کی اس قسم کا حکم "لایاتی مکۃ" یعنی میں مکہ میں نہیں آؤں گا والی قسم کی طرح ہو گا

یعنی اگر مکہ میں پہنچے گا تو حانث ہو گا ورنہ نہیں ہو گا پہلا معنی زیادہ صحیح ہے اللہ پاک کے اس فرمان کی وجہ سے "اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ" یعنی میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں

☆ یہاں پہنچنے والا معنی درست نہیں ہے

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں ضرور مکہ آؤں گا تو وہ کس وقت حانث ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کے میں ضرور مکہ آؤں گا پھر وہ مکہ نا آیا تو وہ زندگی کے آخری لمحات میں حانث ہو گا اس سے پہلے حانث نہیں ہو گا کیونکہ جب زندگی کے آخری لمحات آئیں گے تو اب اس کا نا آنا یقینی ہو جائے گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ اگر اسے طاقت ہوئی تو وہ کل ضرور آئے گا تو اب وہ کس صورت میں حانث ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ اگر اسے طاقت ہوئی تو وہ کل ضرور آئے گا تو اب اگر وہ بغیر کسی مانع (مثلاً: بیماری) کے نہ گیا تو حانث ہو گا

☆ اور اگر وہ یوں کہے کہ میری استطاعت سے مراد حقیقیہ والی نیت تھی تو دیانتاً (اللہ پاک اور اس کے درمیان) اس کی تصدیق کی جائے گی لیکن قضاء (قاضی کے پاس) اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کے وہ نہیں نکلے گا مگر فلاں کی اجازت سے تو اب اس کے لیے کب کب اجازت لینا ضروری ہے؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کے وہ نہیں نکلے گا مگر فلاں کی اجازت سے تو اب نکلنے کے لیے ہر دفعہ اس کی اجازت لینا ضروری ہے کیونکہ تقدیری عبارت یہ ہے "لاتخرج الا خروجاً ملصقا باذنہ" یعنی وہ نہیں نکلے گا مگر ایسے خروج سے جو اس کی اجازت کے ساتھ ملا ہوا ہو، پس وہ خروج مستثنیٰ ہو گا جو اجازت سے ملا ہوا ہو، اور جو اس کے علاوہ ہو گا وہ صدر کلام میں شامل ہے

سوال: اگر کسی نے اس طرح قسم کھائی "لایخرج الا اَن یاذن" تو اب اس کے لیے کب کب اجازت لینا ضروری ہے؟

جواب: اگر کسی نے اس طرح قسم کھائی "لایخرج الا اَن یاذن" یعنی وہ نہیں نکلے گا مگر آپ اجازت دیں تو اب ہر دفعہ نکلنے کے لیے اجازت شرط نہیں ہے کیونکہ اَن غایت کے لیے آتا ہے جیسے الی اُن، پس جب وہ ایک دفعہ اجازت دے دیں تو حرمت ختم ہو جائے گی

سوال: مذکورہ مسئلے میں یہ ممکن ہے کہ اس نے اجازت دینے کے وقت کو مراد لیا ہو وہ اس طرح کہ مصدر کو وقت بنادیا جائے لہذا اس صورت میں تو ہر دفعہ نکلنے کے لیے اجازت ضروری ہے؟

جواب: اگر اس نے ایک دفعہ اجازت لی اور نکل گیا پھر دوسری مرتبہ بغیر اجازت کے نکلا تو پہلی تاویل (ہر دفعہ نکلنے کے لیے اجازت شرط نہیں ہے) کے مطابق وہ حانث نہیں ہوگا اور دوسری تاویل (نکلنے کے لیے ہر دفعہ اجازت شرط ہے) کے مطابق حانث ہوگا اب دونوں میں شک پیدا ہو گیا لہذا شک کی وجہ سے وہ جانت نہیں ہوگا

سوال: اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا "اگر تو نے مارا یا تو گھر سے نکلی" تو تجھے طلاق ہے تو اب اسے کس صورت میں طلاق ہو گی اور کس صورت میں نہیں ہو گی؟

جواب: اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا "اگر تو نے (غلام کو) مارا یا تو گھر سے نکلی" تو تجھے طلاق ہے تو اب اگر وہ فوراً یہ کام کرے گی تو اسے طلاق ہو جائے گی اور اگر کچھ دیر رک کر یہ کام کرے گی تو اسے طلاق نہیں ہو گی

سوال: ایک شخص ناشتہ کر رہا تھا اس نے دوسرے شخص سے کہا "آؤ میرے ساتھ ناشتہ کرو" اس نے جواب میں کہا: "اگر میں ناشتہ کروں تو میرا غلام آزاد یا میری بیوی کو طلاق" تو اب اس کے حانث ہونے کے لیے کیا کہ شرط ہے؟

جواب: ایک شخص ناشتہ کر رہا تھا اس نے دوسرے شخص سے کہا: "آؤ میرے ساتھ ناشتہ کرو" اس نے اس کو جواب دیتے ہوئے کہا: "اگر میں ناشتہ کرو تو میرا غلام آزاد ہے یا میری بیوی کو طلاق ہے" تو اب اس کے حانث ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ اس آدمی کے ساتھ ناشتہ کرے یہاں تک کہ اگر اس نے گھر جا کر ناشتہ کیا لیکن اس کے ساتھ نا کیا تو حانت نہیں ہوگا

سوال: اگر کسی شخص کو ناشتے کی دعوت دی گئی اور اس نے جواب میں کہا: "ان تغدیت الیوم" یعنی اگر میں آج ناشتہ کروں تو میرا غلام آزاد یا میری بیوی کو طلاق تو اب اس کے حانث ہونے کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب: ایک شخص کو ناشتے کی دعوت دی گئی اور اس نے جواب میں کہا: "ان تغدیت الیوم" یعنی اگر میں آج ناشتہ کروں تو میرا غلام آزاد یا میری بیوی کو طلاق تو اب اس کے حانث ہونے کے لیے صبح کا ناشتہ کرنا کافی ہے برابر ہے کہ وہ اس شخص کے ساتھ ناشتہ کرے یا اس کے بغیر علیحدہ طور پر ناشتہ کرے

کیونکہ اگر وہ جواب دیتا تو اس کا اتنا ہی قول "ان تغدیت" (اگر میں ناشتہ کروں) کافی تھا، جب اس نے الیوم کا اضافہ کیا تو معلوم ہو گیا کہ یہ نیا کلام ہے، لہذا اب اگر وہ اس دن کہیں بھی ناشتہ کرے گا تو حانث ہو جائے گا، حانث ہونے کے لیے اس شخص کے ساتھ ناشتہ کرنا ضروری نہیں جس نے دعوت دی

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ زید کی سواری پر سوار نہیں ہو گا، اب اگر وہ اس کے ماذون غلام کی سواری پر سوار ہو گا تو کس صورت میں حانث ہو گا اور کس صورت میں حانث نہیں ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ زید کی سواری پر سوار نہیں ہو گا اب اگر وہ زید کے ماذون غلام (جس کو بیع و شرع کی اجازت دی گئی ہو) کی سواری پر سوار ہو گا تو اس کی تین صورتیں ہو گی

1 اگر اس ماذون غلام پر دین مستغرق (اتنا دین ہے جو کہ اس کی اپنی قیمت اور کمائی سے زیادہ ہے) ہے تو اب اگر اس کی سواری پر سوار ہو گا تو حانث نہیں ہو گا کیونکہ اب وہ غلام زید کا نہیں رہا بلکہ ان لوگوں کا ہو گیا جن سے دین لیا ہے

2 اگر اس ماذون غلام پر دین مستغرق نہ ہو اور اس نے زید کی اپنی خاص سواری کی نیت کی ہو تو پھر بھی اس کی سواری پر سوار ہونے سے حانث نہیں ہو گا

3 اور اگر اس نے سواری سے زید کی ملکیت والی سواری مراد لی تو اب اگر وہ اس ماذون غلام (جس پر دین مستغرق نہیں ہے) کی سواری پر سوار ہو گا تو حانث ہو جائے گا

☆امام ابو یوسف رَحْمَۃُاللہ عَلَیہ فرماتے ہے کہ اگر اس نے نیت کی ہو تو وہ تمام صورتوں میں حانث ہو جائے گا یعنی اگرچہ اس پر دین نا ہو، یا دین مستغرق ہو یا غیر مستغرق ہو

☆امام محمد رَحْمَۃُاللہ عَلَیہ فرماتے ہے کہ اگر وہ نیت نا بھی کرے پھر بھی حانث ہو جائے گا کیونکہ غلام کی سواری اور جو کچھ غلام کے پاس ہے حتی کہ خود غلام بھی آقا کی ملکیت میں ہے

فصل الیمین في الأکل والشرب

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کے اس درخت سے نہیں کھاؤں گا تو اب درخت سے کیا مراد ہو گا؟

جواب:اگرکسی نے قسم کھائی کہ اس درخت سے نہیں کھاؤں گاتواب درخت سے اس کا پھل مراد ہوگانا کہ اس کی لکڑی وغیرہ کیونکہ اس کا حقیقی معنی مہجور ہے

سوال:اگرلفظ کا حقیقی معنی بھی مستعمل(استعمال ہوتا)ہواور مجازی معنی بھی متعارف ہوتوکس پر عمل کریں گے؟

جواب:اگرلفظ کا حقیقی معنی بھی مستعمل(استعمال ہوتا)ہواور مجازی معنی بھی متعارف ہوتو

امام اعظم کامذہب:

امام اعظم کے نزدیک حقیقی معنی پر عمل کریں گے

صاحبین کامذہب:

صاحبین کے نزدیک مجازی معنی(جوکہ متعارف ہے)پر عمل کریں گے

سوال:اگرکسی نے قسم کھائی کہ وہ اس گندم سے نہیں کھائے گاتواب وہ کس کے نزدیک کب حانث ہوگا؟

جواب:اگرکسی نے قسم کھائی کہ وہ اس گندم سے نہیں کھائے گاتو

امام اعظم کامذہب:

امام اعظم کے نزدیک گندم مراد ہے یعنی اگر گندم کوچباکر کھائے گاتو حانث ہوجائے گا

کیونکہ اگرلفظ کا حقیقی معنی بھی مستعمل ہواور مجازی بھی متعارف ہوتوآپ کے نزدیک حقیقی معنٰی پر عمل کریں گے

صاحبین کامذہب:

صاحبین کے نزدیک گندم کااندرونی حصہ مراد ہے یعنی اگر وہ گندم کااندرونی حصہ کھائے گاتوحانث ہوجائے گاکیونکہ ان دونوں کے نزدیک عموم مجازپر عمل کریں گے

سوال:اگرکسی نے قسم کھائی کہ وہ اس آٹے سے نہیں کھائے گاتواب وہ کس صورت میں حانث ہوگااور کس صورت میں حانث نہیں ہوگا ؟

جواب:اگرکسی نے قسم کھائی کہ وہ اس آٹے سے نہیں کھائے گاتواب اگروہ اس آٹے کی روٹی کھائے گاتوحانث ہوجائے گااوراگروہ آٹا کھائے گاتوحانث نہیں ہوگا

یعنی اگراس آٹے سے بننے والی کوئی بھی چیز کھائے گاتوحانث ہوجائے گامثلاً:روٹی وغیرہ

☆اوراگرویسے ہی اس آٹے کے پھانکے مارے گاتوحانث نہیں ہوگا

سوال: اگر کسی نہ قسم کھائی کہ میں بھنا ہوا سالن نہیں کھاؤں گا تو اب اس سے کیا مراد ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کے میں بھنا ہوا سالن نہیں کھاؤں گا تو اب اس سے گوشت مراد ہو گا نا کہ بینگن اور گاجر کا سالن

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں پکا ہوا سالن نہیں کھاؤں گا تو اس سے کیا مراد ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں پکا ہوا سالن نہیں کھاؤں گا تو اس سے بھی گوشت ہی مراد ہو گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں سری نہیں کھاؤں گا تو اب اس سے کونسی سری مراد ہو گی؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کے میں سری نہیں کھاؤں گا تو اب اس سے وہ سری مراد ہو گی جو اس شہر میں عرف کا اعتبار کرتے ہوئے بکتی ہے، اور جو اس شہر میں کھائی اور پکائی جاتی ہے

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں چربی نہیں کھاؤں گا تو اب اس سے کونسی چربی مراد ہو گی؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں چربی نہیں کھاؤں گا تو اب

امام اعظم کا مذہب:

امام اعظم کے نزدیک اس سے پیٹ کی چربی مراد ہو گی

صاحبین کا مذہب:

صاحبین کے نزدیک پیٹ کے ساتھ ساتھ پشت کی چربی بھی مراد ہو گی

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں روٹی نہیں کھاؤں گا تو اس سے کونسی روٹی مراد ہو گی؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں روٹی نہیں کھاؤں گا تو اس سے گندم اور جَو کی روٹی مراد ہو گی نا کہ چاول کی ان شہروں میں جہاں چاولوں کی روٹی نہیں کھائی جاتی، لیکن اگر کسی شہر میں چاولوں کی روٹی کھائی جاتی ہے تو اب وہاں حانث ہو جائے گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کے میں پھل نہیں کھاؤں گا تو امام اعظم کے نزدیک کیا کھانے سے حانث ہو گا اور صاحبین کے نزدیک کیا کھانے سے حانث ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں پھل نہیں کھاؤں گا تو

امام اعظم کا مذہب:

امام اعظم کے نزدیک وہ سیب، آلو بخارہ اور خربوزہ کھانے سے حانث ہو جائے گا نا کہ انگور، انار، کھیرا اور ککری

صاحبین کا مذہب:

صاحبین کے نزدیک اگر وہ انگوڑ، انار اور کھجور کھائے گا تو پھر بھی حانث ہو جائے گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کے نہر سے نہیں پیئو گا تو اب کس طرح پینے سے حانث ہو گا؟ اختلاف آئمہ بیان کریں

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کے نہر سے نہیں پیئو گا تو

امام اعظم کا مذہب:

امام اعظم کے نزدیک منہ لگا کر پینے سے حانث ہو گا نا کہ برتن کے ذریعے پینے سے

کیونکہ ان کے نزدیک من ابتدائے غایت کے لیے آتا ہے

صاحبین کا مذہب:

صاحبین کے نزدیک من تبعیض کے لیے آتا ہے یعنی ان کے نزدیک اس جملے "لا یشرب ھذاالنحر" سے نہر کے پانی سے ناپینا مراد ہے

بر خلاف اس مسئلے کے کہ اگر کسی نے کہا میں اس نہر سے پانی نہیں پیئوں گا تو اب جس طرح بھی پیئے گا چاہے منہ لگا کر پیئے یا برتن کے ذریعے بالاتفاق (امام اعظم و صاحبین دونوں کے نزدیک) حانث ہو جائے گا

سوال: اگر شہر کے امیر نے کسی سے قسم لی کہ وہ شہر میں داخل ہونے والے ہر فسادی کی خبر دے گا تو اس کی یہ قسم کس چیز کے ساتھ مقید ہو گی؟

جواب: اگر شہر کے امیر نے کسی سے قسم لی کہ وہ شہر میں داخل ہونے والے ہر فسادی کی خبر دے گا تو اس کی یہ قسم اس امیر کی ولایت کے ساتھ ہیں مقید ہو گی یعنی جب تک وہ امیر عہدے پر فائز ہے اس وقت تک بتانا ضروری ہے

سوال: کسی شخص کو مارنے کی قسم، کپڑے پہنانے کی قسم، کلام کرنے کی قسم، کسی کے پاس جانے کی قسم اور کسی کو غسل دینے کی قسم کس چیز کے ساتھ مقید ہو گی؟

جواب: کسی شخص کو مارنے کی قسم، کپڑے پہنانے کی قسم، کلام کرنے کی قسم، کسی کے پاس جانے کی قسم اس کی زندگی کے ساتھ مقید ہو گی

مثلاً: کسی نے قسم کھائی کہ وہ زید کو مارے گا تو اب یہ قسم اس کی زندگی کے ساتھ مقید ہو گی یعنی اگر اس کے مرنے کے بعد مارا تو قسم پوری نہیں ہو گی

☆اور کسی کو غسل دینے کی قسم اس کی زندگی کے ساتھ مقید نہیں ہو گی

مثلاً: کسی نے قسم کھائی کہ وہ زید کو ضرور غسل دے گا تو اب یہ اس کی زندگی کے ساتھ مقید نہیں ہو گا یعنی اگر اس کو مرنے کے بعد بھی غسل دے گا تو قسم پوری ہو جائے گی

سوال: قریب کو کتنے دنوں کے ساتھ مقید کیا جائے گا؟ مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب: قریب کو مہینے سے کم دونوں کے ساتھ مقید کیا جائے گا

مثلاً: کسی نے قسم کھائی عنقریب (قریب) میں دین دے دوں گا تو اب اس سے ایک مہینے سے کم دن مراد ہیں، اگر مہینہ گزر گیا تو اب یہ بعید ہو گیا، لہذا وہ حانث ہو جائے گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ سالن نہیں کھائے گا تو اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ سالن نہیں کھائے گا تو اس سے شوربے والا سالن مراد ہے، اس طرح نمک بھی سالن ہے لیکن بھنا ہوا گوشت سالن نہیں ہے

سوال: امام ابن انباری نے "مغرب" میں سالن کی کیا تعریف بیان کی ہے؟ نیز یہ بھی بتائیے کہ لفظ "صبغ" کس چیز کے ساتھ خاص ہے؟

جواب: امام ابن انباری نے "مغرب" نامی کتاب میں سالن کی تعریف یوں کی ہے کہ "سالن وہ ہے جو روٹی کے ساتھ لگ جائے اور وہ کھانے کے قابل ہو کر کھانے والے کو لطف اندوز کرے" اب چاہے وہ مائع کی صورت میں ہو یا غیر مائع کی صورت میں ہو

☆لفظِ "صبغ" مائع سالن کے ساتھ خاص ہے، جس کے اندر روٹی لگائی جاتی ہے اور اس سے روئی کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کے وہ کچی کھجور نہیں کھائے گا پھر اس نے پکی کھجور کھالی یا اس نے قسم کھائی کہ تر کھجور نہیں کھائے گا پھر سوکھی ہوئی کھجور کھائی یا یہ قسم کھائی کہ دودھ نہیں پیئوں گا پھر دودھ سے بنی پنیر کھائی تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: مذکورہ تمام صورتوں میں وہ حانث نہیں ہو گا اور یہ بھی یاد رکھیئے کہ ھذاالبُسر (معرفہ) میں اور بُسرًا (نکرہ) میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ بسر (کچی کھجور) اور رطب (پکی کھجور) اجناس کے نام ہیں، پس جب بسر رطب ہو گئی یعنی کچی کھجور پک گئی تو وہ ایک اور جنس بن گئی

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ گوشت نہیں کھائے گا پھر اس نے مچھلی کھائی تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ گوشت نہیں کھائے گا پھر اگر مچھلی کھائی تو حانث نہیں ہو گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں گوشت اور چربی نہیں کھاؤں گا پھر دنبے کی چکی کھالی تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کے میں گوشت اور چربی نہیں کھاؤں گا پھر اس نے دنبے کی چکی (دنبے کی دم کا وہ حصہ جو چربی سے بھرپور ہوتا ہے) کھالی تو حانث نہیں ہو گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں تر کھجوریں نہیں خریدوں گا پھر کچی کھجوریں خریدی لیکن اس میں تھوڑی سی تر بھی تھی تو کیا حکم ہو گا ؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں تر کھجوریں نہیں خریدوں گا پھر کچی کھجوریں خریدی لیکن اس میں تھوڑی سی تر کھجوریں بھی تھیں تو وہ حانث نہیں ہو گا

سوال: "وحنث لوحلف لا اکل رتبا فاکل مذنبا" مذکورہ عبارت کی وضاحت کیجیے

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ کچی کھجور یا پکی کھجور نہیں کھائے گا پھر اس نے نیم پختہ کھجور کھالی تو وہ امام اعظم کے نزدیک حانث ہو جائے گا کیونکہ مذنب ایسی کھجور ہے جس کا بعض رتب اور بعض تر ہو

اور صاحبِ ہدایہ فرماتے ہیں کہ صاحبین کے نزدیک اگر کسی نے رتب کھجور نہ کھانے کی قسم اٹھائی تو بسر مذنب کھانے سے حانث نہیں ہو گا اسی طرح اگر کسی نے بسر کھجور نہ کھانے کی قسم اٹھائی تو رتب مذنب کھانے سے حانث نہیں ہو گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ گوشت نہیں کھائے گا پھر اس نے کلیجی یا اوجڑی یا خنزیر کا گوشت یا انسان کا گوشت کھایا تو اس کے لیے کیا حکم ہو گا ؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ گوشت نہیں کھائے گا پھر اس نے کلیجی یا اوجڑی کھائی تو ہمارے عرف میں حانث نہیں ہو گا کیونکہ ہمارے عرف میں ان کو گوشت شمار نہیں کیا جاتا اور اگر اس نے خنزیر کا یا انسان کا گوشت کھایا تو حانث ہو جائے گا کیونکہ خنزیر اور انسان کا گوشت حقیقتاً گوشت ہے اگرچہ یہ حرام ہے

سوال: ناشتہ کسے کہتے ہیں ؟

جواب: جو چیز فجر سے لے کہ ظہر تک کے درمیان کھائی جائے اسے ناشتہ کہتے ہیں

سوال: رات کا کھانا کسے کہتے ہیں ؟

جواب: جو چیز ظہر سے لے کر آدھی رات تک کھائی جائے اسے رات کا کھانا کہتے ہیں

سوال: سہری کسے کہتے ہیں ؟

جواب: جو چیز آدھی رات سے لے کہ فجر تک کھائی جائے اسے سحری کہتے ہیں

سوال: اگر کسی نے مطلق طور پر قسم کھائی کہ میں نہیں کھاؤں گا، نہیں پیئوں گا، اور نہیں پہنوں گا اور بعد میں اپنی نیت کو معین کر دیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے مطلق طور پر قسم کھائی کہ میں نہیں کھاؤں گا، نہیں پیئوں گا، اور نہیں پہنوں گا اب اگر بعد میں اس نے اپنی نیت کو معین کیا تو اس کی اصلاً تصدیق نہیں کی جائے گی

یعنی قسم کھانے کے بعد اگر وہ کہے کہ میں نے کسی معین کپڑے کی نیت کی تھی یا فلاں کھانے کی نیت کی تھی یا فلاں شراب (مشروب) کی نیت کی تھی تو اب قضاءً (قاضی کے پاس) اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور دیانۃً (اللہ اور اس کے درمیان تصدیق) کی جائے گی

کیونکہ اس نے پہننے کی ماہیت کی نفی کی تھی اور یہ لفظ تو کپڑے پر بھی دلالت نہیں کرتا، کپڑا تو اقتضاء النص سے ثابت ہوا ہے

اور مقتضی (جو چیز اقتضاء النص سے ثابت ہو اس) میں عموم نہیں ہوتا لہذا اس میں تخصیص کی نیت درست نہیں ہے

سوال: اگر کسی نے یوں قسم کھائی کہ میں کپڑا نہیں پہنوں گا یا کھانا نہیں کھاؤں گا یا مشروب نہیں پیئوں گا پھر اس نے ان میں سے کسی کو معین کر دیا تو اب کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے یوں قسم کھائی کہ میں کپڑا نہیں پہنوں گا یا کھانا نہیں کھاؤں گا یا مشروب نہیں پیئوں گا اور پھر اس نے ان میں سے کسی کو معین کر دیا (مثلاً: میں نے اس کپڑے کا بولا تھا) تو اب دیانۃً (اللہ اور اس کے درمیان) اس کی تصدیق کی جائے گی لیکن قضاءً تصدیق نہیں کی جائے گی کیونکہ لفظ عام ہے پس تخصیص کی نیت تو ظاہر کے خلاف ہے

لہذا قضاءً (قاضی کے پاس) اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی

سوال: کیا قسم کے صحیح ہونے کے لیے قسم کے پورا کرنے کا ممکن ہونا ضروری ہے؟ مثال کے ساتھ وضاحت کریں

جواب: اس مسئلے میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے

طرفین (امام اعظم اور امام محمد) کا مذہب:

ان دونوں کے نزدیک قسم کے صحیح ہونے کے لیے اس کے پورا کرنے کا ممکن ہونا شرط ہے برابر ہے کہ وہ اللہ کی قسم ہو یا بیوی کی طلاق اس سے مقید ہو یا غلام کی آزادی اس سے مقید ہو

امام ابو یوسف کا مذہب:

آپ کے نزدیک قسم کے صحیح ہونے کے لیے اس کے پورا کرنے کا ممکن ہونا شرط نہیں ہے

مثال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں آج ضرور اس پیالے کا پانی پیئوں گا حالانکہ اس میں پانی نہیں تھا یا اس نے یہ قسم کھائی کہ اگر میں آج اس پیالے کا پانی نا پیئوں تو میری بیوی کو طلاق حالانکہ اس میں پانی نہیں تھا تو طرفین (امام اعظم اور امام محمد) کے نزدیک وہ حانث نہیں ہو گا اور امام ابو یوسف کے نزدیک حانث ہو جائے گا *اور اگر اس کے مذکورہ قسم (میں آج ضرور اس پیالے کا پانی پیئوں گا) اٹھانے کے وقت تو پانی تھا لیکن اسے اسی دن گرادیا گیا تو امام ابو یوسف کے نزدیک قسم منعقد ہو گئی لہذا اگر اس نے اس دن پانی نا پیا تو حانث ہو جائے گا اور طرفین کے نزدیک قسم منعقد ہی نہیں ہوئی کیونکہ قسم کو پورا کرنے کے لیے اس کا ممکن ہونا شرط ہے لہذا وہ حانث نہیں ہو گا

سوال: اگر کسی نے مذکورہ دونوں صورتیں اس دن کی قید کے بغیر بیان کیں تو اب کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے مذکورہ دونوں صورتیں (پانی ہی نہیں تھا اور پانی تو تھا لیکن گرادیا گیا) اس دن کی قید کے بغیر بیان کیں تو پہلی صورت (اس پیالے میں پانی ہی نہیں تھا) میں طرفین کے نزدیک تو حانث نہیں ہو گا اور امام ابو یوسف کے نزدیک حانث ہو جائے گا اور دوسری صورت (پیالے میں پانی تو تھا لیکن گرادیا گیا) میں اجماعًا (تمام کے نزدیک) حانث ہو جائے گا، کیونکہ جب پیالے میں پانی ہی نہیں تھا تو قسم کو پورا کرنا نا ممکن تھا برابر ہے کہ الیوم کا ذکر ہو یا نا ہو

☆اور اگر اس میں پانی تھا اور اس نے قسم کو الیوم کے ساتھ مقید کیا تھا تو پھر دن کے آخری حصے میں اس کو پورا کرنا واجب ہو گیا تھا اور اس وقت تو پانی ہی نہیں تھا

☆اور اگر اس نے قسم کو الیوم کے ساتھ مقید نہیں کیا تھا تو اب کلام سے فارغ ہوتے ہی اس پر پانی پینا واجب ہو گیا تھا اور جب پینا واجب ہوا اس وقت تو پینا ممکن تھا لیکن اس میں اس شرط کے ساتھ وسعت تھی کہ وہ فوت نا ہو

طرفین کے نزدیک کلام سے فارغ ہونے کے بعد قسم کو پورا کرنا ممکن تھا لہذا قسم منعقد ہو جائے گی

اور امام ابو یوسف کے نزدیک وہ ہر صورت میں حانث ہو جائے گا جس میں وقت بیان کیا ہے اس میں وقت گزرنے کے بعد حانث ہو گا اور بقیہ صورتوں میں حال میں حانث ہو گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں ضرور آسمان پر چڑھوں گا یا اس پتھر کو سونا بناؤں گا یا اس بندے کو قتل کروں گا حالانکہ جانتا ہے وہ مر چکا ہے تو اب کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کے میں ضرور آسمان پر چڑھوں گا یا اس پتھر کو سونا بناؤں گا یا اس بندے کو قتل کروں گا حالانکہ جانتا ہے وہ مر چکا ہے تو قسم کو پورا کرنے کے ممکن ہونے کی وجہ سے قسم منعقد ہو جائے گی اور اگر یہ اس کے مرنے کو نہیں جانتا تو پھر حانث نہیں ہو گا برخلاف امام زفر کے کہ ان کے نزدیک قسم منعقد ہی نہیں ہو گی کیونکہ ایسے کاموں کا ہونا عادۃً محال ہے

ہم نے انہیں جواب دیا کہ یہ اُمور اپنی ذات کے اعتبار سے ممکن ہیں پس قسم کے منعقد ہونے کے لیے یہی کافی ہے لہذا وہ عاجز ہونے کی وجہ سے موت کے زمانے تک توقف کیے بغیر فی الحال ہی حانث ہو جائے گا

اور قسم کھانے والے کو اس کی موت کا علم ہو کی قید اس لیے لگائی کیونکہ اس وقت اس کی مراد اللہ پاک کے اس کو زندہ کرنے کے بعد مارنا ہے اور یہ ممکن تو ہے لیکن واقع نہیں ہوا

اور اگر اس کو اس کی موت کا علم نہیں تو اب اس کی مراد متعارف قتل ہے اور جب وہ بندہ مر جائے گا تو قتلِ متعارف ممتنع ہو جائے گا پس اس صورت میں پر کوئیں والے مسئلے کی طرح ہو جائے گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ اپنی عورت کو نہیں مارے گا پھر اس کے بال کھینچے یا گلا دبایا یا کاٹا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کے وہ اپنی عورت کو نہیں مارے گا پھر اس کے بال کھینچے یا گلا دبایا یا کاٹا تو ان تمام صورتوں میں وہ حانث ہو جائے گا

فصل الیمین في لبس الثیاب وغیر ذلک

سوال: اگر کسی شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ اگر میں نے تیرے بُننے ہوئے کپڑے کو پہنا تو وہ ہدی ہے اب اگر اس نے وہ کپڑا پہن لیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اس مسئلے میں امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف ہے

صاحبین کا مذہب:

صاحبین کے نزدیک اگر وہ شخص یہ قسم اٹھانے کے دن اس روئی کا مالک تھا جس سے اس عورت نے کپڑا بُھنا، پھر اس نے اسے پہن لیا تو اب اسے ہدی کے طور پر مکہ بھیجنا واجب ہے، اور اگر قسم اٹھانے کے دن اس روئی کا مالک نہیں تھا تو پھر مکہ بھیجنا واجب نہیں ہے

امام اعظم کا مذہب:

امام اعظم کے نزدیک دونوں صورتوں میں اس کپڑے کو مکہ بھیجنا واجب ہے

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ زیور نہیں پہنے گا پھر اس نے سونے یا چاندی کی انگوٹھی پہنی تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ زیور نہیں پہنے گا پھر اس نے چاندی کی انگوٹھی پہنی تو حانث نہیں ہو گا اور اگر سونے کی انگوٹھی پہنی تو حانث ہو گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ زیور نہیں پہنے گا پھر اس نے موتیوں کا خالص ہار پہن لیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اس مسئلے میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے

امام اعظم کا مذہب:

امام اعظم کے نزدیک اگر وہ ہار صرف موتیوں سے تیار شدہ ہے تو وہ حانث نہیں ہو گا

صاحبین کا مذہب:

صاحبین کے نزدیک وہ حانث ہو جائے گا اور اسی پر فتوی ہے

☆ لیکن اگر موتیوں کے ساتھ ساتھ سونے اور چاندی کا بھی ہوا ہو تو پھر بالاتفاق حانث ہو جائے گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ اس بستر پر نہیں سوئے گا پھر اس نے اس پر چادر ڈال دی یا ایک اور بستر ڈال دیا اور سو گیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ اس بستر پر نہیں سوئے گا پھر اس پر ایک چادر ڈال کر سو گیا تو حانث ہو جائے گا کیونکہ وہ چادر اسی بستر کے تابع ہو گی نیا بستر نہیں ہو گی اور اگر اس نے اس بستر کے اوپر ایک اور بستر ڈال دیا تو اب حانث نہیں ہو گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ اس زمین پر نہیں بیٹھے گا پھر اسی زمین پر دری یا قالین بچھا کر بیٹھ گیا یا صرف کپڑے پہن کر بیٹھا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ اس زمین پر نہیں بیھٹے گا پھر اسی زمین پر دری یا قالین بچھا کر اس کے اوپر بیٹھ گیا تو اب حانث نہیں ہو گا کیونکہ اب وہ زمین پر نہیں بیٹھا بلکہ قالین پر بیٹھا ہے اور اگر وہ زمین پر اس حال میں بیٹھا کہ اس کے اور زمین کے درمیان اس کے کپڑوں (لباس) کے علاوہ کوئی چیز حائل نہیں تو اب وہ حانث ہو جائے گا کیونکہ اس کا لباس اس کے تابع ہے گویا وہ زمین پر ہی بیٹھا ہے

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ اس تخت پر نہیں بیٹھے گا پھر اس تخت پر گدّا وغیرہ رکھ کر بیٹھ گیا یا اس تخت کے اوپر ایک دوسرا تخت رکھ کر بیٹھ گیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ اس تخت پر نہیں بیٹھے گا پھر اسی تخت پر گدّا وغیرہ رکھ کر بیٹھ گیا تو حانث ہو جائے گا کیونکہ اس گدّے وغیرہ پر بیٹھنا عادۃً تخت پر ہی بیٹھنا ہوتا ہے، اور اگر اس تخت کے اوپر ایک اور تخت رکھ کر اس کے اوپر بیٹھ گیا تو اب حانث نہیں ہو گا، کیونکہ دوسرے تخت پر بیٹھا اس تخت پر بیٹھنا نہیں ہے جس کی قسم اٹھائی تھی

سوال: اگر اس نے لا یفعلہ کے ذریعے قسم اٹھائی تو وہ کب تک ہو گی؟ اور اگر یفعلہ کے ذریعے قسم اٹھائی تو وہ کب تک ہو گی؟

جواب: اگر کسی نے لا یفعلہ کے ذریعے کسی کام کے نا کرنے کی قسم اٹھائی تو وہ ہمیشہ کے لیے ہو گی اور اگر یفعلہ کے ذریعے کسی کام کے کرنے کی قسم اٹھائی تو وہ ایک دفعہ کے لیے ہو گی

فصل الیمین في الحج والصلاۃ والصوم

سوال: اگر کسی نے یوں کہا کہ مجھ پر بیت اللہ کی طرف یا کعبہ کی طرف چلنا لازم ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے یوں کہا کہ مجھ پر بیت اللہ کی طرف یا کعبہ کی طرف چلنا لازم ہے تو اس پر پیدل حج یا عمرہ واجب ہو گا اور اگر وہ دوران سفر سواری پر سوار ہو گا تو دم لازم ہو گا اور اگر اس نے یوں کہا کہ مجھ پر بیت اللہ کی طرف یا مسجد الحرام کی طرف یا صفا مروہ کی طرف نکلنا یا جانا یا چلنا لازم ہے تو اس صورت میں امام اعظم کے نزدیک سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں، اگر وہ سوار ہوا تو اس پر دم نہیں ہو گا اور صاحبین کے نزدیک اگر سوار ہوا تو دم ہو گا

سوال: اگر کسی شخص نے اپنے غلام سے کہا اگر میں اس سال حج نہ کروں تو تم آزاد ہو پھر دو شخص یہ گواہی دیں کہ اس نے کوفہ میں قربانی کی ہے تو اب کیا وہ غلام آزاد ہو گا؟

جواب: اس غلام کے آزاد ہونے کے بارے میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے

شیخین (امام اعظم وابو یوسف) کا مذہب:

آپ کے نزدیک وہ غلام آزاد نہیں ہو گا

امام محمد کا مذہب:

آپ کے نزدیک وہ غلام آزاد ہو جائے گا

امام محمد کی دلیل:

ان دونوں کی گواہی امر معلوم پر قائم ہوئی ہے اور اس امر معلوم کی ضرورت سے ہے کہ اس نے حج نہیں کیا اور یہی غلام کے آزاد ہونے کی شرط ہے

شیخین کا جواب:

ان دونوں شخصوں کی گواہی نفی پر قائم ہوئی ہے اور نفی پر جو گواہی قائم ہو وہ غیر مقبول ہے

☆ صاحبِ کتاب فرماتے ہیں ایک وہ نفی ہے جس کو شاہد (مشاہدہ کرنے والے) کا علم گھیرے ہوئے ہے وہ اثبات ہی کی مثل ہے جس کو اصول فقہ میں ترجیح کے باب میں بیان کیا گیا ہے

سوال: اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ روزہ نہیں رکھے گا پھر وہ روزے کی نیت سے کچھ دیر بھوکا رہا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ وہ روزہ نہیں رکھے گا پھر وہ روزے کی نیت سے کچھ دیر بھوکا رہا تو وہ حانث ہو جائے گا لیکن اگر اس نے اپنی قسم کے ساتھ لفظ "یوم" کو بھی شامل کر لیا یعنی یوں قسم کھائی کہ میں پورے دن کا روزہ نہیں رکھوں گا یا یوں کہا کہ میں ایک روزہ نہیں رکھوں گا تو اب اگر وہ پورا دن بھوکا رہے گا تو حانث ہو گا ورنہ نہیں ہو گا

اعتراض: صومِ شرعی تو پورے دن کا روزہ ہے اور جب لفظ کا لغوی معنی بھی ہو اور شرعی معنی بھی ہو تو اسے شرعی معنی پر محمول کیا جاتا ہے لیکن آپ نے یہاں لغوی معنی مراد لیا ہے جو کہ درست نہیں ہے؟

جواب: شرع نے ایک دن سے کم پر صوم کا اطلاق کیا ہے جیسا کہ اللہ پاک کے اس فرمان میں (ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ)

ہاں صوم تام ایک دن کا روزہ ہے اس لیے جب اس نے کہا کہ میں ایک دن کا روزہ نہیں رکھوں گا یا میں ایک روزہ نہیں رکھوں گا تو اب صوم تام یعنی پورے دن کا روزہ مراد ہوگا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں نماز نہیں پڑھوگا یا ایک نماز نہیں پڑھوں گا پھر ایک رکعت پڑھی تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں نماز نہیں پڑھوں گا پھر ایک رکعت پوری پڑھی تو حانث ہو جائے گا اور اگر ایک رکعت سے کم پڑھی تو حانث نہیں ہوگا

☆اور اگر اس نے یوں قسم کھائی کہ میں ایک نماز نہیں پڑھوں گا اب اگر وہ دو رکعتیں پڑھے گا تو حانث ہو جائے گا اس سے کم پڑھنے سے حانث نہیں ہوگا

سوال: اگر کسی شخص نے اپنی لونڈی سے کہا اگر تو نے بچہ پیدا کیا تو وہ آزاد ہے اب اگر مردہ بچہ پیدا ہوا تو اس کی آزادی کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: اس بچے کے آزاد ہونے کے بارے میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے

امام اعظم کا مذہب:

آپ کے نزدیک وہ بچہ آزاد ہو جائے گا

صاحبین کا مذہب:

آپ کے نزدیک وہ بچہ آزاد نہیں ہوگا

صاحبین کی دلیل:

اس کی قسم مردہ بچہ پیدا کرنے سے پوری ہوگئی

صاحبین کو جواب:

قسم پوری نہیں ہوئی، کیونکہ اس شخص کا قول "ان ولدت" اگر تو پیدا کرئے سے اس کی مراد زندہ بچہ پیدا کرنا ہے، آقا کے اس قول کے قرینے سے کہ وہ بچہ آزاد ہے کیونکہ مردہ میں تو آزادی ممکن ہی نہیں ہے

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ آج قرض ادا کردے گا پھر اس نے زیوف، یا نبھرجہ یا مستحقہ سکے دیئے یا اس کے بدلے کوئی چیز بیچ دی، یا ستوقہ، یا رصاصہ سکے دیئے، یا قرض خواہ نے اسے قرض ہبہ کر دیا تو ان تمام صورتوں میں کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کے وہ آج قرض ادا کردے گا پھر اس نے زیوف[1] یا نبھرجہ[2]، یا مستحقہ[3] سکے دیئے، یا قرض کے بدلے قرض خواہ سے بیع کی اور اسے کچھ سامان بیچ دیا اور اس نے سامان پر قبضہ کر لیا تو ان تمام صورتوں میں وہ حانث نہیں ہوگا یعنی اس کی قسم پوری ہو جائے گی

اور اگر اس نے ستوقہ[4]، یا رصاص[5] سکے دیئے، یا قرض خواہ نے اسے قرض ہبہ کر دیا تو ان صورتوں میں وہ حانث ہو جائے گا یعنی اس کی قسم پوری نہیں ہوگی

زیوف اور نبھرجہ کے ذریعے قرض ادا کرنے کی صورت میں اس لیے حانث نہیں ہوگا کیونکہ ان پر چاندی غالب ہوتی ہے لیکن کھوٹے ہوتے ہیں اسی لیے انہیں واپس لوٹایا جائے گا

اور مغرب نامی کتاب میں کہا گیا ہے کہ ردی ہونے میں زیوف نبھرجہ سے کم درجے میں ہیں کیونکہ زیوف کو بیت المال رد کرتا ہے اور نبھرجہ کو بیت المال اور تاجر دونوں رد کرتے ہیں

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں درہم درہم کرکے قرضہ نہیں لوں گا پھر اس نے تھوڑے تھوڑے کرکے لیے یا دو وزنوں کے ساتھ قرض وصول کیا تو ان دونوں صورتوں میں کیا حکم ہوگا؟

مدیـــنہ

1 زیوف: وہ کھوٹے سکے جن کو بیت المال رد کردے

2 نبھرجہ: وہ سکے جن کو تاجر لینے سے منع کردے

3 مستحقہ: وہ سکے جن میں کسی اور کا حق ہو

4 ستوقہ: ایسے سکے جن پر کھوٹ غالب ہو 5 رصاص: ردی سکے

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کے میں دراہم دراہم کرکے قرضہ نہیں لوں گا پھر اس نے تھوڑا تھوڑا کرکے قرض واپس لیا اور وہ سارا قرض لے لیا تو حانث ہو جائے گا، لیکن اگر اس نے ابھی سارا قرض واپس نہیں لیا تو حانث نہیں ہوگا

اورا گراس نے دووزنوں کے ساتھ اس طرح قرض وصول کیا کہ ان دووزنوں کے درمیان عملِ وزن کے علاوہ اور کوئی عمل نہ ہوا تو یہ متفرق نہیں بلکہ متصل ہی ہے لہذا وہ حانث نہیں ہوگا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میرے پاس سو نہیں ہے اور وہ پچاس کا مالک ہے تو کیا حکم ہوگا؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ یہ مسئلہ کس قاعدے کی بناء پر ہے؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میرے پاس سو نہیں ہے اور وہ پچاس کا مالک ہے تو وہ حانث نہیں ہوگا

اور یہ مسئلہ اس قاعدے کی بناء پر ہے کہ ہمارے نزدیک استثنا اس پر ہے جو تکلم (کلام) کے بعد باقی بچ جاتا ہے، ہاں! نفی سے استثناء اثبات نہیں ہے، لہذا اس کا یہ کہنا کہ میرے پاس نہیں ہے مگر سو تو اس کا معنی یہ ہے کہ یہ سو سے اوپر کی نفی کر رہا ہے

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ ریحان نہیں سونگھے گا پھر اس نے گلاب کا یا چنبیلی کا پھول سونگھا تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ ریحان (ایسا پودا جس کے پتوں کو رگڑنے سے خوشبو آئے) نہیں سونگھے گا پھر اس نے گلاب کا یا چنبیلی کا پھول سونگھا تو وہ حانث نہیں ہوگا کیونکہ ریحان پھول کی ڈنڈی نہیں ہوتی جبکہ گلاب اور چنبیلی کے پھول کی ڈنڈی ہوتی ہے

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کے وہ بنفشہ اور گلاب کا پھول نہیں سونگھے گا تو اس کی یہ قسم پھول کے کس حصے پر ہوگی؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ بنفشہ اور گلاب کا پھول نہیں سونگھے گا تو اس کی یہ قسم پھول کی پتیوں پر ہوگی لہذا اگر وہ پتی سونگھے گا تو حانث ہوگا اور اگر ڈنڈی سونگھے گا تو حانث نہیں ہوگا

باب الحلف بالقول

فصل الیمین في الكلام والبیع والشراء والتزوج وغیر ذلک

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس سے کلام نہیں کروں گا یا اس کی اجازت کے بغیر کلام نہیں کروں گا پھر اس کے سونے کے بعد اس سے کلام کیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس سے کلام نہیں کروں گا یا اس کی اجازت کے بغیر اس سے کلام نہیں کروں گا پھر اس کے سونے کے بعد کلام کیا اور وہ اٹھ گیا تو حانث ہو جائے گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کے میں اسکی اجازت کے بغیر کلام نہیں کروں گا پھر اس نے اجازت دے دی لیکن قسم اٹھانے والے کو معلوم نہیں تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اسکی اجازت کے بغیر کلام نہیں کروں گا پھر اس نے اجازت دے دی لیکن اسے معلوم نہیں تو اب اس کے حانث ہونے کے بارے میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے

امام اعظم کا مذہب:

آپ کے نزدیک وہ حانث ہو جائے گا

امام اعظم کی دلیل:

اجازت خبر ہوتی ہے پس اگر اجازت دی اور اسے معلوم نہیں تو یہ اجازت نہیں ہو گی

امام ابو یوسف کا مذہب:

آپ کے نزدیک وہ حانث نہیں ہو گا

امام ابو یوسف کی دلیل:

اجازت مطلق ہے چاہے خبر دے یا نہ دے

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ اس کپڑے والے سے یا اس جوان سے کلام نہیں کرے گا پھر اس کے کپڑا بیچنے کے بعد اور نوجوان کے بوڑھا ہونے کے بعد کلام کیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ اس کپڑے والے سے یا اس جوان سے کلام نہیں کرے گا پھر اس کے کپڑا بیچنے کے بعد اور نوجوان کے بوڑھا ہونے کے بعد کلام کیا تو حانث ہو جائے گا، کیونکہ مذکورہ وصف کلام سے مانع ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا لہذا یہاں ذات ہی مراد ہو گی

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ اگر میں اس غلام کو بیچوں یا فلاں غلام کو خریدوں تو وہ آزاد ہے اب اگر وہ خیار کے ساتھ عقد کرے تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ اگر میں اس غلام کو بیچوں یا فلاں غلام کو خریدوں تو وہ آزاد ہے اب اگر اس نے خیار کے ساتھ وہ غلام بیچا تو وہ آزاد ہو جائے گا کیونکہ وہ غلام اسکی ملک سے نکلا ہی نہیں تھا لیکن شرط (بیچنا) پائی گئی، اور اگر اس نے خیار کی شرط کے ساتھ غلام خریدا تو وہ بھی آزاد ہو جائے گا لیکن اس کے آزاد ہونے کے دلائل میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے

☆ صاحبین کے اصول پر تو وہ ویسے ہی مشتری کی ملک میں ہوتا ہے اس وجہ سے وہ آزاد ہو جائے گا

☆ اور امام اعظم کے اصول پر کیونکہ اس نے آزادی کو خریدنے پر معلق کیا تھا گویا کہ اس نے خیار پر خریدنے کے بعد کہا کہ یہ آزاد ہے لہذا وہ آزاد ہو جائے گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس غلام کو بیچوں گا اب اگر اس نے اس غلام کو آزاد کر دیا یا مدبر بنا دیا تو کیا حکم ہوگا ہے؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس غلام کو بیچوں گا اگر نہ بیچوں تو میری بیوی کو طلاق اب اگر اس نے اسے آزاد کر دیا یا مدبر بنا دیا تو اس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی کیونکہ طلاق کی شرط بیع کا نہ ہونا ہے اور وہ پائی گئی ہے

سوال: وہ کونسے ایسے کام ہیں کہ اگر کسی نے وہ کام نہ کرنے کی قسم اٹھائی اور وکیل کے ذریعے وہ کام کروایا تو پھر بھی حانث ہو جائے گا؟

جواب: مذکورہ تمام کام ایسے ہیں کہ اگر کسی نے ان کے نا کرنے کی قسم اٹھانے کے بعد وکیل کے ذریعے بھی وہ کام کروائے تو حانث ہو جائے گا

1 نکاح کرنا　2 طلاق دینا　3 خلع دینا　4 غلام آزاد کرنا　5 بدل کتابت کرنا

6 قتلِ عمد (بھولے سے کیے گئے قتل) پر صلح کرنا　7 ہبہ (تحفہ) کرنا　8 صدقہ کرنا　9 قرض دینا

10 قرض لینا　11 عاریت (ادھار) لینا　12 عاریت (ادھار) دینا　13 جانور ذبح کرنا

14 غلام کو مارنا　15 قرض ادا کرنا　16 قرض وصول کرنا　17 گھر بنانا

18 کپڑا پہنانا　19 کپڑے سلوانا　20 بوجھ اٹھانا　21 امانت لینا　22 امانت دینا

کیونکہ ان سارے عقدوں میں وکیل صرف سفیرِ محض ہے یہاں تک کہ ان سارے عقدوں کے تمام حقوق مؤکل (وکیل کرنے والے) کی طرف جائیں گے گویا کہ حکم دینے والے نے یہ فعل خود کیے ہیں

سوال: وہ کونسے ایسے کام ہیں کہ اگر کسی نے وہ کام نہ کرنے کی قسم اٹھائی اور وکیل کے ذریعے وہ کام کروائے تو حانث نہیں ہوگا؟

جواب: مذکورہ تمام کام ایسے ہیں کہ اگر کسی نے ان کے نہ کرنے کی قسم اٹھانے کے بعد وکیل کے ذریعے وہ کام کروائے تو حانث نہیں ہوگا

1 بیع کرنا 2 خرید وفروخت کرنا 3 اجارہ کرنا 4 اجارہ لینا 5 مال کے ذریعے صلح کرنا

6 مقدمات کی پیروی کرنا 7 تقسیم کاری کرنا 8 بچے کو مارنا

کیونکہ عقد وکیل سے صادر ہوا ہے یہاں تک کہ ان تمام عقود کے سارے حقوق بھی وکیل ہی کی طرف لوٹیں گے، پس یہ کام مؤکل سے صادر نہیں ہوئے لہذا وہ حانث بھی نہیں ہوگا

سوال: وکیل کے بچے کو مانے کی صورت میں مؤکل حانث نہیں ہوگا اور غلام کو مارنے کی صورت میں مؤکل حانث ہوگا ایسا کیوں؟

جواب: ان دونوں صورتوں میں فرق کی وجہ سے حکم بھی تبدیل ہوا ہے، اور وہ فرق یہ ہے کہ مارنا یہ فعل حسی ہے اور یہ فعل ایک سے دوسرے کی طرف منتقل نہیں ہوتا مگر یہ کہ جب اس میں وکالت درست ہو، اور وکالت اموال میں درست ہوتی ہے، پس غلام بھی مال ہوتا ہے لہذا غلام میں وکالت درست ہے بچے میں درست نہیں ہے

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کے میں کلام نہیں کروں گا پھر اس نے نماز میں یا نماز کے علاوہ تلاوت کی، یا سبحان اللہ کہا، یا لاالہ الا اللہ کہا، یا اللہ اکبر کہا تو اب کیا وہ حانث ہوگا؟

جواب: اس شخص کے حانث ہونے کے بارے میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے

امام اعظم کا مذہب:

آپ کے نزدیک وہ حانث نہیں ہوگا کیونکہ عرفاً اور شرعاً اس بندے کو متکلم (کلام کرنے والا) نہیں کہا جاتا

امام شافعی کا مذہب:

آپ کے نزدیک وہ حانث ہوگا آپ اسے عام کلام پر قیاس کرتے ہیں کیونکہ یہ بھی توحقیقتاً کلام ہے

سوال: اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ جس دن میں فلاں سے کلام کروں گا اس دن تمہیں طلاق اب اگر اس نے رات میں کلام کیا تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ جس دن میں فلاں سے کلام کروں گا اس دن تمہیں طلاق، تو اب اس کا اطلاق دن ورات دونوں پر ہوگا کیونکہ لفظ یوم جب فعل غیر ممتد (ایسا فعل جو طویل نہ ہو سکے) کے ساتھ ملا ہوا ہو تو اس سے مطلق وقت مراد ہوگا، دن ہو یا رات وہ جب بھی کلام کرے گا حانث ہو جائے گا، لیکن اگر اس نے یوم سے دن کی نیت کی تو پھر درست ہوگا کیونکہ یوم کا لفظ دن کے معنی میں مستعمل ہے

☆امام ابو یوسف کے نزدیک دیانۃً (اللہ اور اس کے درمیان) اس کی تصدیق کی جائے گی نا کہ قضاءً (قاضی کے پاس) کیونکہ یہ خلافِ متعارف ہے

☆اور اگر اس پوری قسم کو رات پر محمول کریں تو اگر وہ رات کو کلام کرئے گا تو اس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی

سوال: (الّاأن حتی کی طرح غایت کیلئے آتا ہے) اس قاعدے پر مثال پیش کریں

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی "من کلمتہ الّاان یقدم زید" (میں کلام نہیں کروں گا مگر زید آجائے) اس صورت میں اگر وہ زید کے آنے سے پہلے کلام کرے گا تو حانث ہو جائے گا

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں فلاں کے غلام سے یا فلاں کی بیوی سے یا فلاں کے دوست سے کلام نہیں کروں گا یا فلاں کے گھر میں داخل نہیں ہوں گا پھر اضافت زائل ہونے کے بعد کلام کیا یا گھر میں داخل ہوا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کے میں فلاں کے غلام سے یا فلاں کی بیوی سے یا فلاں کے دوست سے کلام نہیں کروں گا یا فلاں کے گھر میں داخل نہیں ہوں گا پھر ان سے اضافت زائل ہونے کے بعد کلام کیا یعنی غلام آزاد ہو گیا، بیوی کو طلاق ہو گئی، دوست دشمن بن گیا اور گھر ملکیت سے زائل ہو گیا تو غلام سے کلام کرنے کی صورت میں حانث نہیں ہو گا اگرچہ غلام کی طرف ھذا کے ذریعے اشارہ کیا ہو یا نہ کیا ہو

اور اس کے علاوہ صورتوں میں اگر اشارے کے ساتھ قسم کھائی تھی تو حانث ہو جائے گا اور اگر اشارہ نہ کیا ہو تو حانث نہیں ہو گا

اور غلام والے مسئلے میں جب اشارہ نہ کیا جائے تو اس وقت تو حانث نہ ہونا ظاہر ہے لیکن اشارہ کرنے کی صورت میں وہ اس لیے حانث نہیں ہو گا کیونکہ غلام کا اپنا کوئی مرتبہ نہیں ہوتا یعنی غلام کی اپنی ذات کی وجہ سے اس سے دشمنی نہیں ہوتی بلکہ اس کی طرف اس کے آقا کی نسبت کے معنی کی وجہ سے دشمنی ہوتی ہے لہذا اضافت ہی معتبر ہو گی تو جب اضافت زائل ہو جائے گی تو وہ حانث نہیں ہو گا

اور اس کے علاوہ اشیاء میں اگر اشارہ نہ کیا ہو تو حانث نہیں ہو گا کیونکہ اس وقت اضافت معتبر ہے

اور اشارہ کرنے کی صورت میں وہ حانث ہو جائے گا کیونکہ ان اشیاء میں ممکن ہے کہ ان کی اپنی ذات کی وجہ سے ان سے کلام کرنے کو چھوڑا جائے، لہذا جب ذات معتبر ہے تو اس وقت حاضر میں اس کی طرف وصف کی اضافت کرنا لغو ہے

سوال: حین اور زمان سے کتنی مدت مراد ہو گی؟

جواب: حین اور زمان سے بغیر نیت کے چھے مہینے مراد ہوں گے اگرچہ معرفہ لائیں یا نکرہ، اللہ پاک کے اس فرمان کی وجہ سے "تُؤْتِیۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا" (ترجمہ: ہر وقت اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے)

اورا گران سے نیت کرے تواب جتنی مدت مرادلے گا اتنی ہی مراد ہو گی

سوال: دھر سے کتنی مدت مراد ہو گی؟

جواب: اگر دھر معرفہ کی صورت میں ہو تو ہمیشگی مراد ہو گی اور اگر نکرہ کی صورت میں ہو تو اب اس کی مدت میں اختلاف ہے

امام اعظم کا مذہب:

آپ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا دھر کیا ہے

صاحبین کا مذہب:

آپ کے نزدیک چھ ماہ مراد ہیں جیسے حین نکرہ لائیں تو اس سے چھ ماہ مراد ہوں گے

سوال: ایام اور ایام کثیرہ سے کتنی مدت مراد ہو گی؟

جواب: اگر ایام کا لفظ نکرہ کی صورت میں لایا جائے تو تین دن مراد ہوں گے اور اگر ایام کثیرہ یا ایام کا لفظ معرفہ کی صورت میں لایا جائے تو دس دن مراد ہوں گے

سوال: الشھور اور السنون سے کتنی مدت مراد ہو گی؟

جواب: الشھور سے دس مہینے مراد ہوں گے اور السنون سے دس سال مراد ہوں گے

فصل في اليمين في العتق والطلاق

سوال: اگر کسی نے کہا کہ میں جو بھی پہلا غلام خریدوں گا وہ آزاد ہے اب اگر اس نے ایک غلام خریدا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے کہا میں جو بھی پہلا غلام خریدوں گا وہ آزاد ہے اب اگر اس نے ایک غلام خریدا تو وہ آزاد ہو جائے گا یعنی اس غلام کی اولیّت ثابت کرنے کے لیے دوسرے کا ہونا ضروری نہیں ہے

سوال: اگر کسی نے کہا کہ میں جو پہلا غلام خریدوں گا وہ آزاد ہے اب اگر اس نے اوّلاً دو غلام ایک ساتھ خریدے پھر ایک غلام علیحدہ خریدا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے کہا کہ میں جو پہلا غلام خریدوں گا وہ آزاد ہے اب اگر اس نے اوّلاً دو غلام ایک ساتھ خریدے پھر ایک غلام علیحدہ خریدا تو کوئی بھی آزاد نہیں ہو گا کیونکہ اول ایسے فرد کو کہتے ہیں کہ اس کی جنس میں سے کوئی بھی اس پر سبقت نہ لے جائے اور نہ ہی اس کے ساتھ ہو اور یہ صورت یہاں پائی نہیں گئی لیکن اگر وہ یوں کہتا کہ میں جو پہلا اکیلا غلام خریدوں گا وہ آزاد ہے تو اب اگر وہ اوّلاً دو غلام خریدے پھر ایک اور غلام خریدا تو تیسرے والا غلام آزاد ہو جائے گا کیونکہ یہی وہ پہلا غلام ہے جسے اس نے اکیلا خریدا ہے

سوال: اگر کسی نے یوں کہا کہ میں جو آخری غلام خریدوں گا وہ آزاد ہے پھر اس نے ایک ہی غلام خریدا اور مر گیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے یوں کہا کہ میں جو آخری غلام خریدوں گا وہ آزاد ہے پھر اس نے ایک ہی غلام خریدا اور مر گیا تو وہ غلام آزاد نہیں ہو گا اور یہ وہم نا کیا جائے کہ یہ تو آخری غلام تھا کیونکہ آخر کے لیے پہلے کا ہونا ضروری ہے اور یہ صورت تو یہاں پائی ہی نہیں گئی

سوال: اگر کسی نے یوں کہا کہ میں جو آخری غلام خریدوں گا وہ آزاد ہے پھر اس نے ایک غلام خریدا اور اس کے بعد دوسرا خریدا پھر مر گیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے یوں کہا کہ میں جو آخری غلام خریدوں گا وہ آزاد ہے پھر اس نے ایک غلام خریدا اور اس کے بعد دوسرا غلام خریدا اور مر گیا تو اب یہ دوسرا غلام بالاتفاق آزاد تو ہو جائے گا لیکن یہ کب اور کتنے مال سے آزاد ہوا اس بارے میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے

امام اعظم کا مذہب:

امام اعظم کے نزدیک وہ تمام مال میں سے اس دن آزاد ہو گیا تھا جس دن اسے خریدا گیا

صاحبین کا مذہب:

صاحبین کے نزدیک وہ تہائی مال سے آقا کے مرنے کے دن آزاد ہوا کیونکہ اس غلام کا آخری ہونا آقا کی موت سے ثابت ہوا ہے لہذا اسے موت کے وقت سے ہی آزاد شمار کیا جائے گا

☆امام اعظم فرماتے ہیں موت سے صرف اس کا آخری ہونا ظاہر ہوا ہے جبکہ آزاد اسی دن سے تھا جس دن اسے خریدا گیا

سوال: اگر کسی نے یوں کہا کہ وہ آخری عورت جس سے میں نکاح کروں گا اسے تین طلاق، پھر اس نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر دوسری سے نکاح کیا اور مر گیا تو طلاق کا کیا حکم ہو گا؟ نیز کیا وہ شخص فار ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے یوں کہا کہ وہ آخری عورت جس سے میں نکاح کروں گا اسے تین طلاق، پھر اس نے ایک نکاح کیا پھر دوسرا کیا اور مر گیا تو بالاتفاق طلاق تو ہو گی لیکن کب ہوئی اور کیا وہ آدمی فار ہو گا یا نہیں اور کیا اس عورت کا وراثت میں حق ہے اس میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے

امام اعظم کا مذہب:

امام اعظم کے نزدیک نکاح کے وقت ہی طلاق ہو گئی اور وہ آدمی فار (وہ شخص جو قریب المرگ کے وقت عورت کو طلاق دے دے) نہیں ہو گا اور اس عورت کے لیے وراثت نہیں ہو گی

صاحبین کا مذہب:

صاحبین کے نزدیک موت کے وقت طلاق ہو گی اور وہ آدمی فار ہو گا اور اس عورت کو وراثت بھی ملے گی

سوال: اگر کسی نے یوں کہا کے میرا ہر وہ غلام آزاد ہے جو مجھے خوشخبری دے پھر تین غلاموں نے آکر خوش خبری سنائی تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے یوں کہا کہ میرا ہر وہ غلام آزاد ہے جو مجھے خوش خبری دے پھر تین غلاموں نے آکر خوشخبری سنائی تو اب اگر وہ تینوں علیحدہ علیحدہ آئے تھے تو پہلا غلام آزاد ہو گا اور اگر تینوں ایک ساتھ آئے تو تینوں آزاد ہو جائیں گے

سوال: اگر کوئی شخص کفارہ ادا کرنے کی نیت سے اپنے والد کو خریدے تو کیا اس کا کفارہ ادا ہو جائے گا؟

جواب: اگر کوئی شخص کفارہ ادا کرنے کی نیت سے اپنے والد کو خریدے تو ہمارے آئمہ ثلاثہ کے نزدیک اس کا کفارہ ساقط ہو جائے گا لیکن امام زفر اور امام شافعی کے نزدیک ساقط نہیں ہو گا

کفارہ ادا ہونے کے لیے آزادی کی علت کے ساتھ کفارہ کی نیت کا متصل ہونا سب کے نزدیک ضروری ہے

☆امام زفر اور امام شافعی نے قرابت (رشتہ دار ہونے) کو آزادی کی علت اور ملک کو اس کی شرط قرار دیا ہے اور ہمارے نزدیک حکم اس کے برعکس ہے کہ ملک آزادی کی علت ہے اور قرابت اس کی شرط ہے

سوال: اگر کوئی کہے کہ میں نے یہ غلام خریدا تو یہ آزاد ہے پھر وہ غلام کفارے کی نیت سے خریدے تو کیا کفارہ ساقط ہو جائے گا؟

جواب: اگر کوئی کہے کہ میں نے اگر یہ غلام خریدا تو یہ آزاد ہے پھر وہ اسی غلام کو کفارے کی نیت سے خریدتا ہے تو کفارہ ساقط نہیں ہو گا کیونکہ اس صورت میں آزادی کی علت یمین ہے اور خریدنا اس کی شرط ہے

سوال: اگر کوئی شخص ام ولد کو کفارے کی نیت سے خریدے گا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کوئی شخص ام ولد کو کفارے کی نیت سے خریدے گا تو کفارہ ساقط نہیں ہو گا

سوال: اگر کسی نے یوں کہا کہ اگر میں لونڈی سے وطی کروں تو وہ آزاد ہے پھر اس نے ایک لونڈی سے وطی کی تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے یوں کہا کہ اگر میں لونڈی سے وطی کروں تو وہ آزاد ہے تو اب اگر اس نے ایسی لونڈی سے وطی کی جو مذکورہ قسم اٹھانے سے پہلے اس کی ملک میں تھی تو اب وہ لونڈی قسم اٹھانے کے دن سے آزاد قرار پائے گی

لیکن اگر اس لونڈی سے وطی کی جو قسم اٹھانے سے پہلے اس کی ملک میں نہیں تھی تو اب وہ لونڈی آزاد نہیں ہو گی

کیونکہ جو لونڈی بعد میں خریدی وہ اس کی ملک میں نہیں تھی اور نہ ہی آزاد ہونے کی ملک کی طرف اس کی اضافت کی ہے بر خلاف امام زفر کے

سوال: اگر کسی نے یوں کہا کے میرے تمام مملوک آزاد تو اب کون کون آزاد ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے یوں کہا کہ میرے تمام مملوک آزاد تو اب اس شخص کی تمام ام ولد، تمام مدبر، تمام غلام آزاد ہو جائیں گے لیکن مکاتب آزاد نہیں ہوں گے، ہاں! اگر مکاتب کی بھی نیت کی تھی تو وہ بھی آزاد ہو جائیں گے کیونکہ وہ شخص مکاتب میں قبضہ کا مالک نہیں

سوال: اگر کسی نے یوں کہا کہ یہ یا یہ غلام آزاد اور یہ غلام آزاد تو اب کونسا غلام آزاد ہو گا اور کونسا نہیں ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے یوں کہا کہ یہ یا یہ غلام آزاد اور یہ غلام آزاد تو تیسرا غلام تو آزاد ہو جائے گا اور پہلے دو میں اسے اختیار دیا جائے گا اسی طرح طلاق کا بھی مسئلہ ہے گویا کہ اس نے یوں کہا کے دونوں میں سے ایک اور یہ غلام آزاد ہے

سوال: اگر لام ایسے فعل پر داخل ہو جو غیر سے واقع ہوتا ہے تو یہ وہاں کس چیز کا تقاضہ کرتا ہے؟ مع امثلہ بیان کریں

جواب: اگر لام ایسے فعل پر داخل ہو جو غیر سے واقع ہوتا ہے تو یہ وہاں اجازت کا تقاضہ کرتا ہے تاکہ وہ اس کی طرف سے خاص ہو جائے جیسا کہ بیع کرنا، خریدنا، بیچنا، اجازت، کپڑے سلائی کرنا، کپڑے رنگنا، عمارت بنانا

لہذا اس صورت میں وہ حانث نہیں ہو گا کہ اگر اس نے یوں کہا کہ میں تیرے لیے کپڑا بیچوں تو ایسے ایسے (غلام آزاد) اب اگر اس نے اس کی اجازت کے بغیر کپڑا بیچ دیا تو حانث نہیں ہو گا (غلام آزاد نہیں ہو گا)

کیونکہ لام کا تعلق بیع کے ساتھ ہے جو کہ اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ بیع مخاطب کے ساتھ خاص ہو، اور فعل فاعل کے بغیر خاص نہیں ہوتا مگر اس کی اجازت سے یعنی اس کے وکالت دینے سے اسی لیے اجازت کا تقاضہ کیا جاتا ہے

سوال: اگر لام عین یا ایسے فعل پر داخل ہو جو غیر سے واقع نہیں ہوتا تو وہاں یہ کس چیز کا تقاضہ کرتا ہے؟ مع امثلہ تحریر کریں

جواب: اگر لام عین یا ایسے فعل پر داخل ہو جو غیر سے واقع نہیں ہوتا تو وہاں یہ ملک کا تقاضہ کرتا ہے جیسا کہ کھانا، پینا، داخل ہونا، بچے کو مارنا، لہذا اس صورت میں وہ حانث ہو گا اگر اس نے یوں کہا کہ اگر میں تیرا کپڑا بیچوں تو ایسے ایسے (غلام آزاد) اب اگر کپڑا بیچا جبکہ مخاطب کی ملک میں نہیں، یہ مثال لام کے عین پر داخل ہونے کی ہے اور وہ کپڑا ہے

☆ بہر حال لام کے ایسے فعل پر داخل ہونے کی مثال جو غیر سے واقع نہیں ہوتا درج ذیل ہے

اگر کسی نے یوں کہا کہ میں تیرے لیے کھاؤں یا پیوں تو ایسے ایسے (غلام آزاد) تو اب یہاں لام یہ تقاضہ کرتا ہے کہ کھانا اور مشروب مخاطب کی ملک میں ہو جیسا کہ اس سے کہ اس قول ان اُکلت بعاماً لک میں ملک ہونا ضروری ہے کیونکہ اگرچہ یہ صورت اُکل کے ہی متعلق ہے لیکن معنیً یہ بعام کے متعلق ہے

اور لڑکے کو مارنے والی صورت میں ملک کا تقاضہ ممکن نہیں یعنی اگر کسی نے یوں کہا کہ اگر میں تیرے لڑکے کو ماروں تو میرا غلام آزاد تو اب اس صورت میں ملک کا تقاضہ ممکن ہی نہیں ہے مگر یہ کہ ملک سے مراد خاص کرنا کر لیں

سوال: اگر کسی کی بیوی نے اسے کہا کہ تم نے مجھ پر ایک اور بیوی کر لی ہے اس پر وہ آدمی کہتا ہے کہ میری ہر بیوی ایسے ایسے یعنی طلاق تو اب کس کس کو طلاق ہو گی؟

جواب: اگر کسی کی بیوی نے اسے کہا کہ تم نے مجھ پر ایک اور بیوی کر لی ہے اس پر اس آدمی نے کہا میری ہر بیوی ایسے ایسے یعنی طلاق تو اب اس عورت کو بھی طلاق ہو جائے گی اور اس کے علاوہ میں نیت دیانۃً (اللہ اور اس بندے کے درمیان) تو درست ہے، کیونکہ اس نے جو کلام کیا ہے یہ بیوی کو راضی کرنے کے لیے کیا ہے لہذا مراد بھی اس عورت کے علاوہ ہو گی نہ کہ یہ عورت لیکن یہ بات خلافِ ظاہر ہے کیونکہ کل کا لفظ عموم کا کلمہ ہے لہذا قضاءً (قاضی کے پاس) اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی

کتاب الحدود

سوال: حد کسے کہتے ہیں؟

جواب: حد ایسی سزا کو کہتے ہیں جو مقدر کی گئی ہے اور اللہ پاک کے حق کے طور پر واجب ہے

سوال: کیا تعزیر اور قصاص حد ہیں؟

جواب: جی نہیں! تعزیر اور قصاص حد نہیں ہیں، تعزیر اللہ کے مقرر نہ کرنے کی وجہ سے حد نہیں ہے اور قصاص ولی کا حق ہونے کی وجہ سے حد نہیں ہے

سوال: زنا سے کیا مراد ہے؟

جواب: زنا سے مراد عورت کے اگلے مقام میں وطی کرنا جو ملک اور شبہ ملک سے خالی ہو

شبہ ملک کی مثال: طلاقِ بائنہ والی عورت سے دوران عدت وطی کرنا یا تین طلاقوں والی عورت سے شوہر کا وطی کرنا

سوال: زنا کیسے ثابت ہو گا؟

جواب: زنا چار مردوں کی لفظِ زنا سے گواہی دینے کے ذریعے ثابت ہو گا نا کہ لفظ وطی اور جماع سے، وہ چاروں مرد عینی شاہد ہو یعنی انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو، پھر امام (قاضی) ان سے سوال کرے گا کہ زنا کیا ہے؟ زنا کیسے ہوا؟ زنا کہاں ہوا؟ زنا کب ہوا؟ زنا کس کے ساتھ ہوا؟

سوال: امام (قاضی) گواہوں سے ماہیت کے بارے میں کیوں سوال کرئے گا؟

جواب: امام (قاضی) گواہوں سے ماہیت (زنا کیا ہے) کے بارے میں اس لیے سوال کرئے گا کیونکہ بعض لوگ حرام وطی پر بھی زنا کا اطلاق کر دیتے ہیں کیونکہ شارع نے اس فعل کے علاوہ پر بھی زنا کا اطلاق کیا ہے مثلاً: مذکورہ حدیث مبارکہ "آنکھیں زنا کرتی ہیں"

سوال: امام (قاضی) گواہوں سے کیفیت کے بارے میں کیوں سوال کرے گا؟

جواب: امام (قاضی) گواہوں سے کیفیت (کیسے ہوا) کے بارے میں اس لیے سوال کرئے گا کیونکہ بعض اوقات وطی ختانین (شرمگاہوں) کے ملے بغیر بھی ہو جاتی ہے یعنی دخول نہیں ہوتا صرف شرمگاہیں مَس ہوتا ہے

سوال: امام (قاضی) گواہوں سے جگہ کے بارے میں کیوں سوال کرے گا؟

جواب: امام (قاضی) گواہوں سے جگہ (کہاں ہوا) کے بارے میں اس لیے سوال کرئے گا کیونکہ اگر دار الحرب میں زنا کیا ہو تو حد واجب نہیں ہوتی

سوال: امام (قاضی) گواہوں سے وقت کے بارے میں کیوں سوال کرئے گا؟

جواب: امام (قاضی) گواہوں سے وقت (کب ہوا) کے بارے میں اس لیے سوال کرے گا کیونکہ تقادم یعنی زنا کا پرانا ہونا حد کو واجب نہیں کرتا

سوال: امام (قاضی) گواہوں سے کس کے ساتھ ہوا کے بارے میں کیوں سوال کرے گا؟

جواب: امام (قاضی) گواہوں سے کسی کے ساتھ ہوا کے بارے میں اس لیے سوال کرئے گا کیونکہ بعض اوقات وطی میں شبہ ہوتا ہے

سوال: اگر گواہ مذکورہ تمام سوالات کے جوابات دے دیں تو اب کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر گواہ مذکورہ تمام سوالات کے جوابات دے دیں اور سب کچھ بیان کر دیں اور یوں کہیں کہ ہم نے اس کو عورت کی شرمگاہ میں وطی کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے سرمہ دانی میں سرمچھو، تو اب ان گواہوں کی پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر عدالت طلب کی جائے گی اب اگر وہ عادل ہو تو پھر قاضی حکم لگائے گا

سوال: اگر آدمی خود اقرار کرئے کہ میں نے زنا کیا ہے تو اب کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر آدمی مختلف مجلسوں میں خود اقرار کرے تو امام اس کو چار دفعہ رد کرئے گا پھر پانچویں دفعہ اس سے وہی سوالات کرئے گا جو گواہوں سے کیے تھے، اور یہ بات جان لیجئے کہ اس کو ہر دفعہ رد کرنا تسامح (شفقت و مہربانی) کے لیے ہے

☆مصنف فرماتے ہیں کہ امام (قاضی) اس کو چار دفعہ رد نہیں کرئے گا بلکہ تین دفعہ رد کرئے گا اور اگر وہ چوتھی دفعہ بھی اقرار کرئے تو اب رد نہیں کرے گا بلکہ قبول کرئے گا اور اس سے وہی سوال کرے گا جو گواہوں سے کیے تھے لیکن "کب کیا؟" کے بارے میں سوال نہیں کرئے گا کیونکہ یہ سوال تقادم سے بچنے کے لیے کیا جاتا ہے یعنی بات پرانی تو نہیں اور پرانا ہو جانا شہادت (گواہی) کے مانع ہے اقرار کے مانع نہیں

☆اور بعض کہتے ہیں کہ اس بارے میں بھی سوال کرے گا اس بات کے احتمال کی وجہ سے کہ ہو سکتا ہے بچپن میں زنا کیا ہو

اگر اس نے سب کچھ بیان کر دیا تو پھر بھی قاضی کے لیے مستحب ہے کہ اسے رجوع کی تلقین کرے کہ شاید تو نے صرف چھوا ہو یا بوسہ لیا ہو یا وطی بشبہ کی ہو، پس اگر وہ حد لگنے سے پہلے رجوع کر لے یا حد کے درمیان رجوع کر لے تو چھوڑ دیا جائے گا وگرنہ حد لگائی جائے گی

فصل فی کیفیۃ الحد وإقامتہ

سوال: محصن کسے کہتے ہے؟ نیز اگر شادی شدہ مرد و عورت زنا کریں تو ان کی کیا حد ہو گی؟

جواب: آزاد، مکلف، مسلمان اور نکاحِ صحیح جمیع کے ذریعے وطی کر لینے والے کو محصن کہتے ہیں

اگر زنا کرنے والے دونوں (مرد و عورت) احصان کی صفت کے ساتھ متصف ہو یعنی شادی شدہ ہوں اور وطی کر چکے ہو تو انہیں کھلے میدان میں رجم کیا جائے گا یعنی پتھر مارے جائیں گے یہاں تک کے مر جائیں اور پتھر مارنے کی ابتداء وہ گواہ کریں گے جنہوں نے ان کے زنا پر گواہی دی تھی، پھر اگر گواہ اس کے زنا کرنے کی نفی کر دیں یا غائب ہو جائیں یا مر جائیں تو حد ساقط ہو جائے گی

☆ گواہوں کے پتھر مارنے کے بعد حاکم اور پھر عام لوگ پتھر ماریں گے

سوال: محصن کو حد لگنے کے بعد ان کے کفن و دفن اور نماز جنازہ کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: محصن کو حد لگنے کے بعد ان کو غسل دیں گے، کفن پہنائیں گے اور نمازِ جنازہ بھی ادا کریں گے

سوال: اگر غیر محصن زنا کریں تو ان کی کیا حد ہو گی؟

جواب: غیر محصن (غیر شادی شدہ) اگر زنا کریں تو انہیں درمیانے درجے کے سو کوڑے لگائیں گے

سوال: کیا اس کوڑے کے کنارے پر گرہ بھی لگائیں گے؟

جواب: جی نہیں! اس کوڑے کے کنارے پر گرہ نہیں لگائیں گے

سوال: کیا مرد کو حد لگانے کے لیے کپڑے بھی اتاریں گے؟

جواب: جی ہاں! مرد کو حد لگانے کے لیے اس کے کپڑے بھی اتاریں گے سوائے ازار (تہبند) کے

سوال: کیا جسم کے ایک ہی حصے پر کوڑے لگائیں گے؟

جواب: جی نہیں! بلکہ اس کے بدن میں مختلف جگھوں پر کوڑے لگائیں گے سوائے سر، چہرے اور شرمگاہ کے

سوال: مرد کو کوڑے کس حالت میں لگائے جائیں گے

جواب: مرد کو کوڑے کھڑے کر کے بغیر کھینچے ماریں گے یعنی نا ہی اسے زمین پر لٹائیں گے اور نا ہی اس کی ٹانگیں کھینچیں گے

سوال: اگر غلام زنا کرے تو اس کی کیا حد ہو گی؟ نیز یہ بھی بتائیں کے اسے حد کون لگائے گا؟

جواب: اگر غلام زنا کرے تو اسے آزاد کے مقابلے آدھی حد یعنی پچاس 50 کوڑے لگائیں گے

اور غلام کا آقا امام (قاضی) کی اجازت کے بغیر اسے حد نہیں لگائے گا یہی ہمارا مذہب ہے جبکہ امام شافعی کے نزدیک آقا کے لیے امام (قاضی) کی اجازت کے بغیر بھی حد لگانا درست ہے

سوال: کیا عورت کو حد لگانے کے لیے اس کے کپڑے اتاریں گے ؟

جواب: جی نہیں ! عورت کو حد لگانے کے لیے اس کے کپڑے نہیں اتاریں گے ، ہاں ! اگر اس نے روئی والا کوٹ یا لیدر کی جیکٹ وغیرہ پہنی ہو تو وہ اتاریں گے

سوال: حد لگانے کے لیے گھڑا کھودنا کیسا؟

جواب: عورت کو حد لگانے کے لیے گھڑا کھودنا جائز ہے مرد کے لیے جائز نہیں ہے

سوال: حد لگاتے ہوئے کوڑے اور رجم کو جمع کرنا کیسا؟

جواب: حد لگاتے ہوئے کوڑے اور رجم کو جمع کرنا درست نہیں ہے یعنی محصن زانی کو سزا دیتے ہوئے کوڑے اور رجم کو جمع نہیں کریں گے

سوال: حد لگاتے ہوئے کوڑے اور نفی کو جمع کرنا کیسا؟

جواب: حد لگاتے ہوئے ہمارے نزدیک کوڑے اور نفی کو جمع نہیں کریں گے مگر سیاست کے وقت یعنی غیر محصن زانی کو سزا دیتے ہوئے ہمارے نزدیک کوڑے اور جلاوطنی کو جمع نہیں کریں گے لیکن اگر قاضی جلاوطن کرنے میں بہتری محسوس کرے تو اسے سیاست کے طور پر جلاوطن کرے گا نا کہ حد کے طور پر

☆اور امام شافعی کے نزدیک غیر محصن زانی اور زانیہ کو سزا دینے میں حد کے طور پر کوڑے اور جلاوطنی کو جمع کیا جائے گا

سوال: زانی مریض کی سزا کا کیا حکم ہے ؟

جواب: اگر زانی مریض محصن (شادی شدہ) ہو تو اسے رجم کریں گے اور اگر زانی مریض غیر محصن (غیر شادی شدہ) ہو تو اسے کوڑے نہیں لگائیں گے یہاں تک کہ شفایاب ہو جائے

سوال: اگر کوئی حاملہ زنا کرے تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی شادی شدہ حاملہ نے زنا کیا تو اسے وضع حمل (بچہ جننے) کے بعد رجم کریں گے اور اگر کسی غیر شادی شدہ نے زنا کیا اور وہ حاملہ ہے تو اسے نفاس کے بعد کوڑے لگائیں گے

باب الوطء الذي يوجب الحد أولا

سوال: کیا شبہ سے بھی حدود ثابت ہوتی ہیں؟

جواب: جی نہیں! شبہ سے حدود ثابت نہیں ہوتی بلکہ شبہ تو حدود کو ساقط کر دیتا ہے

سوال: شبہ کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: شبہ کی دو اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں

1 شبہ فی الفعل (فعل میں شبہ)

2 شبہ فی المحل (محل میں شبہ)

سوال: شبہ فی المحل کب ثابت ہو گا؟ مع امثلہ تحریر کریں

جواب: فعل میں شبہ غیر دلیل کو دلیل گمان کرنے سے ثابت ہو گا تو جنایت کرنے والا اگر یہ گمان کرے کہ یہ اس کے لیے حلال ہے تو اسے حد نہیں لگائی جائے گی

مثلاً: 1 والدین میں سے کسی ایک کی لونڈی سے وطی کرنا

کیونکہ اصول و فروع کے درمیان مال کا اتصال وہم پیدا کر دیتا ہے کہ بیٹے کے لیے باپ کی لونڈی سے وطی کی ولائیت ہے جیسا کہ اس کے برعکس بھی یعنی باپ بیٹے کی لونڈی کو حلال گمان کرے

2 بیوی کی لونڈی سے وطی کرنا

شوہر کا زوجہ کے مال سے غنی ہونا قرآن پاک سے ثابت ہے

اللہ پاک نے فرمایا: (وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنٰى) ترجمہ: اور اس نے تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کر دیا

یعنی حضرت خدیجہ کے مال سے آپ کو غنی کر دیا

☆ اسی وجہ سے زوجہ کی ملک کا شوہر کی ملک ہونے کا شبہ ہو جاتا ہے

3 آقا کی لونڈی سے وطی کرنا

غلام اپنے آقا کے مال کا محتاج ہوتا ہے کیونکہ ان کا اپنا مال تو ہوتا ہی نہیں جس سے وہ نفع حاصل کرے جس طرح کے ایک آقا کے غلاموں کے درمیان بے تکلفی ہوتی ہے، اور وہ جہالت کی وجہ سے معذور بھی ہوتا ہے یہ گمان کرتے ہوئے کہ اس کے آقا کی لونڈی سے وطی کرنا حلال ہے لہذا اسے بھی حد نہیں لگائی جائے گی

4 مرتھن کا مرہونہ لونڈی سے وطی کرنا

مرتھن کا مرہونہ لونڈی پر قبضہ یہ وہم پیدا کرتا ہے کہ مرہونہ سے وطی کرنا حلال ہے لہذا اسے بھی حد نہیں لگائی جائے گی

5 شوہر کا عدت والی عورت سے وطی کرنا

اگرچہ وہ عدت تین طلاقوں کی ہو یا مال کے بدلے طلاق کی ہو

6 اس امّ ولد سے وطی کرنا جو آزادی کی عدت میں ہو

سوال: شبہ فی المحل کب ثابت ہوگا؟ مع امثلہ بیان کریں

جواب: محل میں شبہ ایسی دلیل کے قائم ہونے سے ثابت ہوتا ہے جو ذاتی طور پر حرمت کی نفی کر دیتی ہے، تو جنایت کرنے والے کو حد نہیں لگے گی اگرچہ وہ اسکے اپنے اوپر حرام ہونے کا اقرار کر لے

مثلاً: 1 اپنے بیٹے کی لونڈی سے وطی کرنا

بیٹے کی لونڈی سے وطی کی حرمت کی نفی پر دلیل حدیث مبارکہ ہے کہ حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہیں" لہذا باپ کے بیٹے کی لونڈی سے وطی کرنے پر حد نہیں لگے گی

2 کنایہ والی عورت سے عدت کے درمیان وطی کرنا

بعض صحابہ کرام نے فرمایا: کنایہ والی عورت بھی رجعی ہے اور طلاق رجعی والی عورت سے عدت کے درمیان وطی کرنا حلال ہے لہذا حد نہیں لگے گی

3 بائع کا مبیعہ لونڈی سے قبضہ دینے سے پہلے وطی کرنا

وہ بائع کا بیعہ لونڈی سے قبضہ کرنے دینے سے پہلے وطی کرنا یعنی بائع نے جس لونڈی کو بیچ دیا لیکن حوالے نہیں کیا اس سے وطی کرنا یہ اسی طرح ہے کہ اگر مبیعہ چیز ہلاک ہو جائے تو بیع ٹوٹ جاتی ہے لہذا حد نہیں لگے گی

4 اس لونڈی سے وطی کرنا

جس کو عورت کے مہر میں دیا ہو لیکن ابھی تسلیم نہ کیا ہو

5 اس لونڈی سے وطی کرنا جو مشترکہ ہو

سوال: اگر کوئی شخص نسب کا دعوی کرے تو کس صورت میں نسب ثابت ہوگا اور کس میں نہیں ہوگا؟

جواب: نسب کا دعوی صرف شبہ فی المحل میں ثابت ہوگا شبہ فی الفعل میں نہیں ہوگا

سوال: اپنے بھائی اور چچا کی لونڈی سے وطی کرنے پر کیا حکم لگے گا؟

جواب: اپنے بھائی اور چچا کی لونڈی سے وطی کرنے پر حد لگائی جائے گی

سوال: اگر کسی شخص نے اپنے بستر پر موجود اجنبیہ عورت سے وطی کی تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی شخص نے اپنے بستر پر موجود اجنبیہ عورت سے وطی کی تو اسے حد لگائی جائے گی اگرچہ وہ اندھا ہی کیوں نہ ہو

سوال: اگر کوئی حربی، ذمیہ عورت سے یا کوئی ذمی حربیہ عورت سے زنا کرے تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اس مسئلے میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے

امام محمد کا مذہب:

امام محمد کے نزدیک حربی اور حربیہ کو تو حد لگے گی لیکن ذمی اور ذمیہ کو حد نہیں لگے گی

امام ابو یوسف کا مذہب:

امام ابو یوسف کے نزدیک سب کو حد لگے گی چاہے ذمی ہو یا حربی

سوال: اگر کسی نے ایسی اجنبیہ عورت سے وطی کی جسے اس کے بستر پر بھیجا گیا اور عورتوں نے کہا یہ تیری دلہن ہے تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی شخص نے ایسی اجنبیہ عورت سے وطی کی جسے اس کے بستر پر بھیجا گیا اور عورتوں نے کہا یہ تیری دلہن ہے تو اس پر حد نہیں ہو گی لیکن وہ مہر ادا کرے گا

☆اسی طرح اگر کسی نے اپنی محرمہ سے نکاح کے بعد شبہ کے طور پر وطی کر لی تو حد لازم نہیں ہو گی

سوال: چوپائے سے وطی کرنے اور لواطت کا حکم بیان کریں

جواب: اس مسئلے میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے

امام اعظم کا مذہب:

امام اعظم کے نزدیک حد نہیں لگے گی

صاحبین و امام شافعی کا مذہب:

صاحبین اور امام شافعی کے ایک قول کے مطابق اسے زنا کی حد لگے گی

صاحبین و شوافع کی دلیل:

کیونکہ یہ زنا کے معنی میں ہے اس طرح کے یہ شہوت کو اس کے محل میں کامل طریقے پر پورا کرنا ہے اگرچہ وہ طریقہ حرام ہے

امام اعظم کی دلیل:

یہ زنا نہیں ہے کیونکہ صحابہ کرام کا اس کے حکم میں اختلاف ہے بعض فرماتے ہیں اسے جلاوطن کیا جائے گا، بعض کہتے ہیں اس پر دیوار گرائیں گے، بعض کہتے ہیں اسے اونچے مکان سے نیچے گرایا جائے گا اور پتھر مارے جائیں گے

☆ یہ تمام سزائیں تعزیر کے طور پر ہوں گی نا کہ حد کے طور پر

سوال: اگر کسی نے دارالحرب میں یا باغیوں کے علاقہ میں زنا کیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے دارالحرب میں یا باغیوں کے علاقے میں زنا کیا تو اس پر حد نہیں ہو گی بر خلاف امام شافعی کے

سوال: اگر غیر مکلف نے مکلفہ سے یا مکلف نے غیر مکلفہ سے زنا کیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر غیر مکلف (کافر) نے مکلفہ (مسلمان عورت) سے زنا کیا تو ہمارے نزدیک حد نہیں لگے گی لیکن امام زفر اور امام شافعی کہتے ہیں مکلفہ پر حد لگے گی، اور اگر مکلف نے غیر مکلفہ سے زنا کیا تو پھر ہمارے نزدیک بھی مکلف کو حد لگے گی

سوال: اگر مرد و عورت میں سے ایک زنا کا اقرار کرے اور دوسرا نکاح کا اقرار کرے تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر مرد و عورت میں سے ایک زنا کا اور دوسرا نکاح کا اقرار کرے تو شبہ کی وجہ سے کسی کو بھی حد نہیں لگے گی

سوال: اگر خلیفہ قتل کر دے یا زنا کرے تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر خلیفہ زنا کرے تو اس پر حد نہیں لگے گی کیونکہ یہ اللہ پاک کے نائب کے طور پر خود صاحبِ حق ہے لیکن اگر قتل کرے تو اس کے مال سے قصاص لیں گے کیونکہ وہ وارث و مالک کا حق ہے

باب شهادة الزنا والرجوع عنها

سوال: اگر کوئی شخص پرانی حد کی گواہی دے تو کیا حکم ہو گا؟
جواب: اگر کوئی شخص پرانی حد کی گواہی دے اس حال میں کہ وہ امام کے قریب تھا تو اس کی گواہی قبول نہیں کریں گے لیکن اگر وہ حدِّ قذف کی گواہی دے تو وہ قبول کریں گے کیونکہ وہ بندے کا حق ہے اور بندے کا حق پرانا ہونے سے ساقط نہیں ہوتا
سوال: اگر کوئی شخص پرانی چوری کی گواہی دے تو کیا حکم ہو گا؟
جواب: اگر کوئی شخص پرانی چوری کی گواہی دے تو اس کی گواہی قبول نہیں کریں گے اور چور کو حد تو نہیں لگے گی لیکن چوری کیا ہوا مال واپس کریں گے یعنی ضمان ثابت کریں گے کیونکہ یہ بندے کا حق ہے اور یہ پرانا ہونے سے ساقط نہیں ہوتا، اور امام شافعی کے نزدیک گواہی بھی قبول کریں گے یعنی حد لگائیں گئے
سوال: اگر کوئی شخص پرانی حد کا اقرار کرے تو کیا حکم ہو گا؟
جواب: اگر کوئی شخص پرانی حد کا اقرار کرے تو اسے حد لگائیں گے کیونکہ گواہی کو قبول کرنے سے جو چیز مانع ہے وہ گواہی پر ابھارنے والی کوئی نہیں دشمنی ہے اور اقرار میں یہ معنیٰ نہیں ہے، لیکن اگر کوئی شراب پینے کا اقرار کرے تو اسے حد نہیں لگائیں گے کیونکہ شراب کا پرانا ہونا بُو کے ختم ہونے تک ہے اور غیر شراب کا پرانا ہونا ایک مہینہ گزرنے تک ہے
سوال: اگر گواہوں نے زنا کی گواہی دی اس حال میں کہ عورت غائب ہے تو حکم ہو گا؟
جواب: اگر گواہوں نے زنا کی گواہی دی اس حال میں کہ عورت غائب ہے تو اس مرد کو حد لگائیں گے
سوال: اگر گواہوں نے چوری کی گواہی دی کہ یہ فلاں کا چوری کیا گیا مال ہے اس حال میں کہ وہ آدمی غائب ہے تو کیا کریں گے ؟
جواب: اگر گواہوں نے چوری کی گواہی دی کہ یہ فلاں کا چوری کیا گیا مال ہے اس حال میں کہ وہ آدمی غائب ہے تو حد نہیں لگائیں گے کیونکہ چوری کے معاملے میں دعوہ کرنا شرط ہے نا کہ زنا میں
سوال: اگر گواہوں کے درمیان گھر کے کونوں کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو کیا حکم ہو گا؟
جواب: اگر گواہوں کے درمیان گھر کے کونوں کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو پھر بھی حد لگائیں گے، کیونکہ اس میں تطبیق بیان کرنا ممکن ہے، ممکن ہے کہ ایک کونے سے ابتداء ہوئی ہو اور دوسرے میں انتہا ہوئی ہو
سوال: اگر کوئی شخص زنا کا اقرار کرے لیکن عورت کو نا جانتا ہو تو کیا حکم ہو گا؟
جواب: اگر کوئی شخص زنا کا اقرار کرے لیکن عورت کو نا جانتا ہو تو اسے حد لگائیں گے

کیونکہ اگر وہ عورت اسکی بیوی یا ام ولد ہوتی تو اس پر مخفی نہ ہوتا کہ وہ عورت کون ہے

سوال: اگر گواہ زنا کی گواہی تو دیں لیکن جس سے وطی کی گئی اس سے جاہل ہوں تو پھر کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر گواہ زنا کے بارے میں تو گواہی دیں لیکن جس سے وطی کی گئی اس سے جاہل ہوں تو جس مرد کے خلاف گواہی دی گئی اس پر بھی حد نہیں ہو گی اس احتمال کی وجہ سے کہ شاید وہ عورت اس کی بیوی یا اس کی لونڈی ہو اور ان گواہوں پر بھی چار گواہ ہونے کی وجہ سے حد نہیں لگی گی

سوال: اگر چار گواہوں میں سے دو گواہ یہ کہیں کہ عورت زنا پر رضامند تھی اور دو کہیں کہ عورت کو زنا پر مجبور کیا گیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اس مسئلے میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے

امام اعظم کا مذہب:

امام اعظم کے نزدیک اگر چار گواہوں میں سے دو کہیں کہ عورت زنا پر رضامند تھی اور دو کہیں کہ عورت کو زنا پر مجبور کیا گیا تو دونوں پر حد نہیں لگے گی

امام اعظم کی دلیل:

کیونکہ جس فعل پر گواہی دی گئی وہ ایک ہی فعل ہے تو پھر ضرور بعض گواہ جھوٹے ہیں کیونکہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ ایک فعل رضامندی سے بھی ہو اور مجبوراً بھی ہو

☆اور اگر ایک فعل نہ ہو یعنی دو گواہ کہیں کہ فلاں دن کیا اور دوسرے کہیں کہ فلاں دن کیا اور چاروں گواہی دینے آجائیں تو پھر شہادت کا نصاب ان میں سے کسی پر بھی مکمل نہیں ہو گا یعنی ان میں سے کسی کو بھی گواہوں کی تعداد پوری نہ ہونے کی وجہ سے حد قذف نہیں لگے گی

صاحبین کا مذہب:

صاحبین کے نزدیک اس مرد پر حد ہو گی کیونکہ چاروں گواہ اس کے زنا پر متفق ہیں، عورت کو اس کی رضامندی میں اختلاف کی وجہ سے حد نہیں لگے گی

سوال: اگر چار گواہوں نے زنا کی گواہی دی اور جس شہر میں زنا ہوا اس کے بارے میں اختلاف ہو گیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر چار گواہوں نے زنا کی گواہی دی اور جس شہر میں زنا ہوا اس کے بارے میں اختلاف ہو گیا تو کسی کو بھی حد نہیں لگے گی نہ ہی اس مرد و عورت کو اور نہ ہی ان گواہوں کو

☆اوران گواہوں کو حد نہ لگنا یہ ان کی تعداد پوری نہ ہونے کی وجہ سے ہے بر خلاف امام زفر کے ان کے نزدیک گواہوں کو حد لگے گی

سوال: اگر چار گواہوں نے ایک وقت معین میں زنا کی گواہی دی اور دوسرے چار گواہوں نے اسی وقت میں دوسرے شہر میں ان کے زنا کی گواہی دی تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر چار گواہوں نے ایک ہی وقتِ معین میں زنا کی گواہی دی اور دوسرے چار گواہوں نے بھی اسی وقت میں دوسرے شہر میں ان کے زنا کی گواہی دی تو کسی پر بھی حد نہیں ہو گی ان دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کی گواہی کے جھوٹے ہونے پر یقین ہونے کی وجہ سے اور نا ہی ان میں سے کسی ایک کو ترجیح دی جائے گی بلکہ دونوں فریقوں میں سے ایک کے سچے ہونے کے احتمال کی وجہ سے سب کو رد کر دیا جائے گا

سوال: اگر گواہ اس حال میں گواہی دیں کہ وہ اندھے ہوں یا انہیں پہلے حدِ قذف لگی ہو یا ان میں سے تین کو یا ایک کو حدِ قذف لگی ہو یا غلام ہو یا پھر اس مرد کو حد لگنے کے بعد ان میں سے کسی میں یہ صورت پائی جائے تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر گواہ اس حال میں گواہی دیں کہ وہ اندھے ہوں، یا انہیں پہلے بھی حدِ قذف لگی ہو، یا ان میں سے تین کو یا ایک کو پہلے حدِ قذف لگی ہو، یا وہ غلام ہو، یا اس مرد کو حد لگنے کے بعد جس کے بارے میں انہوں نے گواہی دی ان میں سے کسی میں یہ صورت پائی جائے تو اب ان چاروں گواہوں کو ان کے شہادت کے اہل نہ ہونے یا شہادتِ نصاب (پورے چار گواہ) نہ ہونے کی وجہ سے حدِ قذف لگائی جائے گی اللہ پاک کے اس فرمان کی وجہ سے "وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ"

(ترجمہ کنز العرفان: اور جو پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو انہیں اَسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں)

سوال: اگر گواہ غیر محصن پر زنا کی گواہی دیں اور وہ غیر محصن کوڑے لگنے کی وجہ سے زخمی ہو جائے اور بعد میں معلوم ہو کہ ان گواہوں میں سے ایک غلام تھا، یا ایک کو پہلے حدِ قذف لگی تھی تو اب ان زخموں کی دیت کا کیا حکم ہو گا؟ جواب: اس مسئلے میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے

امام اعظم کا مذہب:

امام اعظم کے نزدیک ان کوڑوں کی وجہ سے ہونے والے زخموں پر دیت باطل ہے

صاحبین کا مذہب:

صاحبین کے نزدیک ان زخموں کی بیت المال سے دیت ادا کی جائے گی

صاحبین کی دلیل:

جلاد (کوڑے مارنے والے) کا فعل قاضی کی طرف منتقل ہوتا ہے اور قاضی مسلمانوں کے معاملات کرنے والا ہے لہذا تاوان بھی مسلمانوں کے مال سے ادا کیا جائے گا

امام اعظم کی دلیل:

وہ زخم والا فعل قاضی کی طرف منتقل نہیں ہوتا کیونکہ اس نے اسے زخمی کرنے کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ کوڑے لگانے کا حکم دیا تھا، اسے جلاد نے زخمی کیا ہے لہذا یہ فعل جلاد سے آگے منتقل نہیں ہوگا، پھر جلاد بھی دیت کا ضامن نہیں ہوگا تاکہ لوگ تاوان کے خوف کی وجہ سے اقامت سے منع نہ کردیں یعنی حد کو لگانے سے منع نہ کردیں

سوال: اگر گواہ محصن پر زنا کی گواہی دیں اور اسے رجم کردیا جائے پھر بعد میں معلوم ہو کہ ان گواہوں میں سے ایک غلام تھا، یا اسے حدِّ قذف لگی تھی، یا وہ اندھا تھا تو دیت کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر گواہ محصن (شادی شدہ) پر زنا کی گواہی دیں اور اسے رجم کردیا جائے پھر بعد میں معلوم ہو کہ ان گواہوں میں سے ایک غلام تھا، یا اسے پہلے حدِّ قذف لگی تھی، یا وہ اندھا تھا تو بیت المال سے اس محصن کی دیت ادا کی جائے گی

سوال: اگر زنا کے گواہوں میں سے کسی نے اس شخص کو رجم کرنے کے بعد رجوع کیا جس کے حق میں انہوں نے گواہی دی تھی تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر زنا کے گواہوں میں سے کسی نے اس شخص کو رجم کرنے کے بعد رجوع کیا جس کے حق میں انہوں نے گواہی دی تھی تو احناف کے نزدیک صرف رجوع کرنے والے کو حد لگائی جائے گی کیونکہ وہ میت پر تہمت لگانے والا ہے، اور امام زفر کے نزدیک حد نہیں لگے گی کیونکہ اگر وہ زندہ پر تہمت والا ہے تو اس کے مرنے سے حد ساقط ہوگئی اور اگر مردہ پر تہمت لگانے والا ہے تو قاضی کے حکم سے وہ رجم کردیا گیا لہذا حد نہیں لگائی جائے گی

☆احناف کے نزدیک رجوع کرنے والے پر چوتھائی دیت کا تاوان بھی لازم ہوگا جبکہ شوافع کے نزدیک قصاص کے طور پر اسے بھی قتل کیا جائے گا

سوال: اگر رجم کرنے سے پہلے گواہوں میں سے کسی نے رجوع کرلیا تو حد کس پر ہوگی؟

جواب: اگر رجم کرنے سے پہلے گواہوں میں سے کسی نے رجوع کر لیا تو تمام گواہوں کو حدِّ قذف لگائی جائے گی اور مشہود علیہ کو حد نہیں لگائی جائے گی

☆امام محمد فرماتے ہیں کہ اگر قاضی کے حکم کے بعد اور رجم کرنے سے پہلے رجوع کیا تو صرف رجوع کرنے والے کو حد لگائی جائے گی

☆امام زفر کے نزدیک اگر قاضی کے حکم سے پہلے رجوع کیا تو صرف رجوع کرنے والے کو حد لگائی جائے گی

سوال: اگر کسی زانی کو رجم کرنے کا حکم ہو گیا اور اس کے بعد کسی نے اس زانی کو قتل کر دیا یا زانی کو رجم کرنے کے بعد غور و فکر کیا گیا اور ان میں سے کوئی غلام یا کافر نکلا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی کو رجم کرنے کا حکم ہو گیا اور اس کے بعد کسی نے اس زانی کو دوسرے طریقے سے قتل کر دیا یا رجم کے بعد گواہوں کے بارے میں دوبارہ غور و فکر کیا گیا اور ان میں سے کوئی غلام یا کافر نکلا تو امام اعظم کے نزدیک دونوں پر دیت کا ضمان ہو گا، جبکہ صاحبین کے نزدیک بیت المال سے ضمان دیا جائے گا

☆اور اگر بغیر غور و فکر کے رجم کرنے کے بعد گواہوں میں سے کوئی غلام یا کافر ثابت ہوا تو ضمان بیت المال سے دیا جائے گا

سوال: اگر گواہ زنا کی گواہی دیں اور وہ اس بات کا اقرار بھی کریں کہ انہوں نے ان کی شرمگاہ کو جان بوجھ کر دیکھا ہے تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر گواہ زنا کی گواہی دیں اور وہ اس بات کا اقرار بھی کریں کہ انہوں نے شرمگاہ کو جان بوجھ کر دیکھا ہے، تو ان کی گواہی قبول کر لی جائے گی کیونکہ گواہی دینے کے لیے ان کا دیکھنا جائز ہے

سوال: اگر زانی اپنی بیوی سے وطی کرنے کا انکار کرے حالانکہ اس سے بچہ بھی ثابت ہو یا اس کے محصن ہونے کے بارے میں ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دے دیں تو اسے کونسی حد لگے گی؟

جواب: اگر زانی اپنی بیوی سے وطی کا انکار کرے حالانکہ اس سے بچہ بھی ثابت ہے یا اس کے محصن ہونے کے بارے میں ایک مرد اور دو عورتیں گواہی بھی دے دیں تو اس کی حد کے بارے میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے

امام اعظم کا مذہب:

آپ کے نزدیک اسے محصن والی حد لگے گی

امام زفر و امام شافعی کا مذہب:

امام زفر اور امام شافعی کے نزدیک عورت کی گواہی قابلِ قبول نہیں

باب حد الشرب

سوال: شراب پینے کی حد (سزا) کتنی ہے اور یہ کس کی طرح ہے؟

جواب: حدِّ شُرب (شراب پینے کی حد) حدِّ قذف کی طرح ہے یعنی آزاد کے لیے 80 کوڑے اور غلام کے لیے 40 کوڑے ہیں اگرچہ ایک قطرہ شراب پیے

سوال: اگر کوئی شخص شراب کی بُو کے ساتھ یا نبیذ تمر کی وجہ سے نشے کی حالت میں پکڑا گیا اس حال میں کہ اس کی عقل زائل تھی اور اس نے ایک ہی مرتبہ میں شراب پینے یا نبیذ سے نشہ کرنے کا اقرار کر لیا یا دو مردوں نے گواہی دے دی یا یہ معلوم ہو گیا کہ اس نے اپنی خواہش سے پی ہے تو اب کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کوئی شخص شراب کی بُو کے ساتھ پکڑا گیا اگرچہ وہ بُو راستے کے لمبا ہونے کی وجہ سے اس سے زائل ہو گئی، یا وہ نبیذ تمر (ایک مشروب ہے جو کھجوروں کو پانی میں بھگو کر تیار کیا جاتا ہے) پینے کی وجہ سے نشے کی حالت میں پکڑا گیا اس حال میں کہ اس کی عقل زائل تھی اور اس نے ایک ہی مرتبہ میں شراب پینے یا نبیذ سے نشہ کرنے کا اقرار کر لیا یا دو مردوں نے اس کے متعلق گواہی دے دی یا اس کے بارے میں یہ معلوم ہو گیا کہ اس نے اپنی خواہش سے پی ہے تو جب وہ ہوش میں آئے گا تو اس وقت اسے حد لگائی جائے گی

سوال: مذکورہ مسئلے میں اگر اس نے بُو زائل ہونے کے بعد اقرار کیا یا بُو زائل ہونے کے بعد دو گواہ قائم ہوئے تو اب کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر بُو زائل ہونے کے بعد اس نے اقرار کیا یا دو گواہ قائم ہوئے تو ان دونوں صورتوں میں اسے حد نہیں لگائی جائے گی

سوال: اگر کسی شخص کے قے (اُلٹی) کرنے یا خمر کی بُو آنے سے اس کا شراب پینا معلوم ہو اس کے اقرار کرنے اور گواہی کے بغیر تو اب کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی شخص کے قے کرنے یا خمر کی بُو آنے سے اس کا شراب پینا معلوم ہوا اس کے اقرار کرنے اور گواہی کے بغیر تو اسے حد نہیں لگائیں گی

سوال: اگر کسی شخص نے نشے کے اقرار سے رجوع کر لیا یا نشے کی حالت میں اقرار کر لیا تو اب کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی شخص نے نشے کے اقرار سے رجوع کر لیا یا نشے کی حالت میں اقرار کر لیا تو ان دونوں صورتوں میں اسے حد نہیں لگے گی

سوال: کیا بُو کے زائل ہونے کے بعد کیے گئے اقرار پر حد لگائیں گے؟

جواب: اس مسئلے میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے

شیخین کا مذہب:

شیخین کے نزدیک بُو کے زائل ہونے کے بعد کیے گئے اقرار پر حد نہیں لگائیں گے

نوٹ: ہمارے نزدیک شراب کے علاوہ باقی تمام باتوں کے اقرار پر حد لگے گی چاہے اقرار نیا ہو یا پرانا صرف شراب کے پرانے اقرار پر حد نہیں لگے گی کیونکہ شراب کی حد اجماع صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُم سے ثابت ہوتی ہے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کی رائے کے بغیر اجماع مکمل نہیں ہوتا اور انہوں نے فرمایا: جب تم خمر کی بُو پاؤ تو کوڑے لگادو اور بُو کے بغیر حد نہ لگاؤ، پس یہاں اجماع نہ ہوا کہ وجوبِ حد پر کوئی دلیل ہی نہیں

امام محمد کا مذہب:

امام محمد کے نزدیک جب بھی اقرار کریں گے یعنی پرانی سے پرانی بات کا بھی اقرار کریں گے تو حد لگے گی آپ کے نزدیک پرانا ہو جانا اقرار کے مانع نہیں ہے جیسا کہ بقیہ حدود میں ہے

سوال: کون سا نشہ حد کو واجب کرتا ہے اور کون سا نشہ شرابوں کو حرام کرنے میں کافی ہے؟

جواب: اس مسئلے میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے

امام اعظم کا مذہب:

امام اعظم کے نزدیک وجوبِ حد یعنی حد کے واجب ہونے میں نشہ یہ ہے کہ وہ زمین و آسمان کو نہ پہچان سکے یعنی زمین و آسمان کے درمیان فرق نہ کر سکے اور شرابوں کے حرام ہونے میں نشہ یہ ہے کہ وہ اول فول بکنا شروع کر دے

صاحبین کا مذہب:

صاحبین کے نزدیک مطلقاً اگر اول فول بکتا ہے تو اسے حد لگائیں گے اور اسی قول کی طرف اکثر مشائخ گئے ہیں

امام شافعی کا مذہب:

امام شافعی کے نزدیک اگر اس کی چال ڈھال اور حرکات و سکنات میں نشے کا اثر ظاہر ہو تو اسے حد لگائیں گے

سوال: اگر کوئی شخص نشے کی حالت میں مرتد ہو جائے تو کیا اس کی بیوی اس پر حرام ہو گی؟

جواب: جی نہیں! اگر کوئی شخص نشے کی حالت میں مرتد ہو جائے تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہو گی کیونکہ احکام شرعیہ (جیسے اقرار کرنا، طلاق دینا اور آزاد کرنا) نشئی کے حق میں زجر (ڈانٹ) کی وجہ سے صحیح ہے، لیکن مرتد ہونا نشئی کے حق میں ثابت نہیں ہو گا کیونکہ یہ امرِ حقیقی اور امر اعتقادی ہے نا کہ امرِ حکمی، اور عقل کے نہ ہونے کی وجہ سے کفر کا اعتقاد ثابت نہیں ہو گا، اور جب مرتد ہونا ہی صحیح نہیں تو پھر کفر کے توابع (مثلاً: نکاح کا فسخ ہونا وغیرہ) بھی ثابت نہیں ہوں گے

سوال: کیا حدِّ شُرب لگانے کے لیے کپڑے اتاریں گے ؟

جواب: جی ہاں ! حد شُرب (شراب کی حد) لگانے کے لیے کپڑے اتاریں گے اور جسم میں مختلف جگہوں پر کوڑے لگائیں گے جیسا کہ زنا کے باب میں گزرا

باب حد القذف

سوال: وہ کونسی صورتیں ہیں جن میں حدِّ قذف لگائی جائے گی؟

جواب: جس نے کسی آزاد، مسلمان، مکلف محصن پر جو کہ زنا سے پاک ہو پر زنا کے صریح الفاظ سے تہمت لگائی یا یوں کہا: اے پہاڑ میں زنا کرنے والے!، یا یوں کہا تو اپنے باپ کا نہیں، یا فلاں والد کا بیٹا نہیں اور یہ غصے کی حالت میں کہا یا یوں کہا کہ اے زانیہ کے بیٹے! حالانکہ اس کی ماں مر چکی ہے اور محصنہ بھی ہے تو ان تمام صورتوں میں حد لگائی جائے گی

سوال: "و بزنات فی الجملہ" کے بارے میں اختلاف آئمہ بیان کریں

جواب: امام محمد فرماتے ہیں ایسے الفاظ کہنے والے پر حد نہیں لگائی جائے گی کیونکہ ان کے معنی میں شبہ ہے اور شبہ حد کو ختم کر دیتا ہے جبکہ احناف کے نزدیک حد لگائی جائے گی کیونکہ غصہ کی حالت میں زنا کو ہی ترجیح دی جائے گی

سوال: کون کونسے لوگ حد طلب کر سکتے ہیں؟

جواب: ماں کی صورت میں اگر اس کا باپ یا بیٹا حد طلب کرے تو حد لگائی جائے گی وگرنہ نہیں

سوال: ایسی صورتیں لکھیں جن میں حد نہیں ہو گی

جواب: اگر کسی نے کہا تو اپنے دادا کا بیٹا نہیں یا تو اپنے دادا کا یا خالو کا یا چچا کا یا اپنے سوتیلے باپ کا بیٹا ہے تو ان تمام صورتوں میں حد نہیں لگائی جائے گی

سوال: میت کی حد قذف کون لوگ طلب کر سکتے ہیں؟

جواب: احناف کے نزدیک میت کی حدِّ قذف اس کا باپ، بیٹا یا نواسہ طلب کر سکتے ہیں اگرچہ یہ وراثت سے محروم ہیں اور شوافع کے نزدیک طلب کا حق ہر وارث کے لیے ہے کیونکہ یہ وراثت کی طرح منتقل ہوتی ہے

سوال: "ولو قال: لعرسہ یازانیہ فردّت بہ حدت ولا لعان" مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں

جواب: اگر کسی نے اپنی بیوی کو اے زانیہ! کہا اور عورت نے جواب میں اے زانی! کہا تو عورت پر حد لگائی جائے گی اور لعان 1 نہیں ہو گا کیونکہ مرد کا تہمت لگانا لعان کو واجب کرتا ہے اب چونکہ حد لعان سے قوی ہے تو اس صورت میں حد کو مقدم کیا جائے گا لہذا اس سے

1 لعان کی تفصیل کے لیے صراط الجنان سے سورہ النور کی آیت 6 تا 10 کا مطالعہ کیجئے

لعان ساقط ہو جائے گا اور اگر لعان کو مقدم کریں گے تو حد ساقط نہیں ہو گی، اور اگر عورت نے جواباً کہا کہ میں تجھ سے زانیہ ہوں تو اب نا لعان ہے اور نا حد کیونکہ عورت کے قول کے دو احتمال ہیں ایک یہ کہ وہ مرد کی تصدیق کر رہی ہے کہ میں نے نکاح سے پہلے تیرے ساتھ زنا کیا اور دوسرا یہ کہ اس کی بات کو رد کر رہی ہے وہ اس طرح کہ میں نے تجھ سے ہی وطی کی اور تجھ سے وطی کرنا زنا نہیں

سوال: اگر کسی نے بچے کا اقرار کیا پھر انکار کیا یا اسکے بر عکس کیا تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی نے بچے کا اقرار کیا پھر انکار کیا تو اس پر لعان ہو گا، لیکن اگر اس نے پہلے انکار کیا پھر اقرار کیا تو اب حدِّ قذف ہو گی

سوال: کیا جنایات کے تعدد سے حد بھی متعدد ہو گی؟

جواب: اگر ایسی جنایات ہو جن کی جنس ایک ہو تو ان پر ایک ہی حد لگائی جائے گی اور اگر جنسیں مختلف ہوں تو حد متعدد ہو گی

فصل فی التعزیر

سوال: تعزیر کیا ہے؟

جواب: تعزیر حد سے کم درجے پر سزا ہے

سوال: تعزیر کی اصل کیا ہے؟

جواب: تعزیر کی اصل عَزَرٌ ہے جس کا معنی "روکنا اور لوٹنا" ہے

سوال: تعزیر کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار بیان کریں

جواب: تعزیر کی کم سے کم مقدار 3 کوڑے اور زیادہ سے زیادہ مقدار 39 کوڑے ہے کیونکہ یہ بات ضروری ہے کہ تعزیر حد تک نہ پہنچے اور کم از کم جو حد ہے وہ 40 کوڑے ہے اور وہ غلام کو شراب پینے یا قذف کی صورت میں لگتی ہے

☆ اور امام ابو یوسف نے آزاد کی حد (80 کوڑوں) کا اعتبار کیا ہے لہذا ان کے نزدیک تعزیر کی زیادہ سے زیادہ مقدار 79 کوڑے ہے اور ایک روایت کے مطابق پانچ کوڑے کم (75 کوڑے) ہیں

سوال: قاضی کے لیے تعزیر کرنے کے ساتھ قید کرنا کیسا؟ نیز اسے کس شدت سے مارا جائے گا؟

جواب: قاضی کے لیے اسے تعزیر کرنے یعنی مارنے کے ساتھ ساتھ قید کرنا بھی درست ہے اور اسے شدت سے ماریں گے کیونکہ تعزیر سے مقصود زجر (ڈانٹ ڈپٹ) کرنا ہے اور زنا والے کو اس سے کم سخت کوڑے لگائیں گے کہ وہ نص سے ثابت ہے اور شراب والے کو اس سے کم درجے کے لگائیں گے کیونکہ یہ اجماعِ صحابہ رَضِیَ اللہ عَنْہُم سے ثابت ہے اور ان دونوں کا سبب یقینی ہے اسی لیے قذف والے کو ہلکے درجے کے کوڑے لگائیں گے کیونکہ اس کے صدق کے سبب میں احتمال ہے یعنی ہو سکتا ہے وہ سچا ہو اور اپنے سچا ہونے کو ثابت نہ کر سکا ہو

☆ شارح فرماتے ہیں کہ حدِّ قذف نص سے ثابت ہے اور وہ اللہ پاک کا یہ فرمان ہے "فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً" ترجمہ: تو انہیں اسّی کوڑے لگاؤ، اور حد شرب کو قذف پر قیاس کیا گیا ہے

سوال: ایسے الفاظ لکھیں جو کسی مسلمان کو بولے جائیں تو تعزیر واجب ہو جاتی ہے

جواب: اگر کوئی شخص غلام یا کافر پر زنا کی تہمت لگائے تو تعزیر واجب ہو جاتی ہے

اسی طرح اگر کسی مسلمان کو ان الفاظ سے گالی دے مثلاً اے فاسق، اے کافر، اے خبیث، اے چور، اے بدکار، اے دغا باز، اے بے دین، اے ہجڑے، اے لٹیرے، اے دیوث، اے شرابی، اے سود خور، اے فاحشہ کے لڑکے، اے چوروں کے پناہ گار، اے حرام زادے، تو ان سب صورتوں میں تعزیر لازم ہو گی

سوال: ایسے الفاظ لکھیں جن کے بولنے سے تعزیر لازم نہیں ہوتی

جواب: اگر کوئی مسلمان کو کہے اے گدھے، اے سور اے کتے، اے بندر اے نائی یا نائی کے بیٹے حالانکہ اس کا باپ نائی نہیں، اے زنا کی کمائی کھانے والے، اے بے وقوف اے ٹھٹے باز، اے مسخرے تو ان تمام صورتوں میں تعزیر لازم نہیں ہو گی

سوال: اگر تعزیر یا حد لگنے کے دوران کوئی مر جائے تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر کسی شخص پر حد یا تعزیر قائم کی جائے اور وہ مر جائے تو ان کا خون معاف ہے لیکن اگر شوہر اپنی بیوی کو تعزیر کرے اور وہ مر جائے تو اس کا خون معاف نہیں ہو گا

سوال: قحبہ (رنڈی) کسے کہتے ہیں؟ نیز مصنف نے اس کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: بعض نے کہا کہ قحبہ یعنی رنڈی اس کو کہتے ہیں جو زنا کی فکر میں ہوتی ہے اس لیے یہ کہنے پر حدِ قذف نہیں لگے گی،

☆ شارح فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ رنڈی کا لفظ عرف میں زانیہ سے زیادہ فحش گالی ہے کیونکہ زانیہ تو اسے کہتے ہیں جو پوشیدہ بدکاری کرتی ہے اور الزام سے عار محسوس کرتی ہے، اور رنڈی تو وہ ہے جو علی الاعلان اجرت پر پیشہ کرتی ہے

سوال: حرام زادہ کا معنٰی اور حکم تحریر کریں

جواب: حرام زادے کے لفظ کا مفہوم یہ ہے کہ جو حرام وطی سے پیدا ہوا ہو اور حرام وطی زنا سے عام ہے لہذا یہ حالتِ حیض کو بھی شامل ہے لیکن عرف میں یہ مراد نہیں لیتے بلکہ اس سے ولد الزنا مراد ہوتا ہے اور زیادہ تر اس کا اطلاق کمینے، دھوکہ باز کے لیے ہوتا ہے اس لیے حد واجب نہیں ہو گی

سوال: برائی پر دلالت کرنے والے الفاظ کو پہچاننے کا ضابطہ بیان کریں

جواب: 1 یہ تو معلوم ہو چکا کہ محصن کی طرف زنا کی نسبت کرنے سے حدِ قذف واجب ہوتی ہے لہٰذا غیر محصن (مثلاً غلام یا کافر) پر زنا کی تہمت لگانے سے حد نہیں لگے گی کیونکہ ان کا درجہ گھٹیا ہے البتہ فحش بات کی اشاعت پائی جانے کی وجہ سے تعزیر واجب ہو گی

2 محصن کو زنا کے علاوہ دوسری کسی برائی سے گالی دینے سے حدِ قذف واجب نہیں ہوتی اب سوال یہ ہے کہ ایسے گالیوں کے سبب سے کیا تعزیر واجب ہو گی یا نہیں تو اگر ایسے فعل اختیاری کا ذکر کر کے گالی دے جو کہ شرعاً حرام ہے اور عرف میں اسے برائی سے شمار کیا جاتا ہے تو تعزیر لازم ہو گی ورنہ اس پر تعزیر نہ ہو گی

البتہ اگر شرفا کے حق میں ایسی بات بھی بولی جو عام لوگوں کیلئے باعث تحقیر نہیں لیکن اس میں حقارت والا معنی پایا جاتا ہو تو تعزیر لازم ہو گی

سوال: مذکورہ جواب میں فعل اختیاری کی قید کیوں لگائی؟

جواب: فعل اختیاری کی قید اس لئے لگائی کہ اس سے پیدائشی امور کی نسبت خارج ہو جائے مثلاً کسی نے کہا اے گدھے! تو اس پر تعزیر نا ہو گی کیونکہ ظاہر ہے کہ اس سے معنی حقیقی مراد نہیں بلکہ مجازی معنی مراد ہے اور وہ بیوقوف اور کند ذہن ہے کیونکہ پیدائشی صفت ہے

سوال: بندر یا کتا کہنے سے تعزیر لازم کیوں نہیں ہو گی؟

جواب: اس سے معنی مجازی مراد لیا جائے گا مثلاً: بندر سے مراد بد صورت اور کتے سے مراد بد اخلاق لہذا تعزیر نہیں ہو گی

نوٹ: اگر یہ الفاظ کسی معزز شخص کیلئے بولے گا تو تعزیر واجب ہو گی کیونکہ ایسے الفاظ انکی بے ادبی ہے

سوال: تعزیر کی کیفیت اور مقدار کیا ہو گی؟

جواب: تعزیر کی کیفیت قاضی کے سپرد ہے اور مقدار بھی قاضی ہی طے کرے گا

کتاب السرقة

سوال: چوری کا رکن کیا ہے؟

جواب: چوری کا رکن "کسی چیز کو خفیہ طریقے سے لے لینا" ہے

سوال: چوری کا محل کیا ہے ؟

جواب: چوری کا محل" وہ مال ہے جو محفوظ اور ملکیت میں ہو اور یہی محل چوری کے لیے شرط ہے

سوال: چوری کا نصاب بیان کریں

جواب: چوری کے نصاب کے بارے میں آئمہ کرام کا اختلاف ہے

امام اعظم کا مذہب:

امام اعظم کے نزدیک چوری کا نصاب دس درہم ہے وہ دس درہم جو اس وقت رائج ہوں

امام شافعی کا مذہب:

امام شافعی کے نزدیک چوری کا نصاب دینار کا چوتھائی حصہ ہے

امام مالک کا مذہب:

امام مالک کے نزدیک چوری کا نصاب تین درہم ہے

سوال: احناف کے بیان کردہ نصاب کو کس نے مقرر کیا ہے ؟

جواب: احناف کے بیان کردہ نصاب یعنی دس درہم جس کا ابھی ذکر ہوا یہ اللہ پاک کی طرف سے مقرر ہیں

سوال: چوری کا حکم بیان کریں

جواب: اگر کسی مکلف نے (چاہے وہ آزاد ہو یا غلام ہو) نصاب کی مقدار، محفوظ مال کی چوری کی ایسا محفوظ مال کہ جس کی حفاظت میں شبہ نہ ہو تو اس چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا

سوال: مصنف نے بلا شبھۃ کی قید کے ذریعے کس چیز سے احتراز کیا؟

جواب: مصنف نے بلا شبھۃ کی قید کے ذریعے اس مال سے احتراز کیا کہ جس کی حفاظت میں شبہ ہوتا ہے جیسا کہ ذی رحم رشتہ دار کے گھر سے مال چوری کرنا

سوال: مصنف کے قول "محرزًا بلا شبھۃ" کی مثالوں کے ساتھ وضاحت کیجئے جواب: مصنف کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایسا

مال ہو کہ اس مال کی شبہ کے بغیر حفاظت کی جائے مثلاً: مکان میں سے، یا کمرے میں سے، یا صندوق میں سے چوری کی جائے، یا ایسی جگہ سے چوری کی جائے کہ جہاں پر محافظ موجود ہو، یا راستے میں محافظ بیٹھا ہو، یا کوئی آدمی مسجد میں بیٹھا ہو اور اس کے پاس مال ہو اور چور ایک مرتبہ چوری کا اقرار بھی کرے تو اب جرم ثابت ہو جائے گا یہ طرفین کے نزدیک ہے

☆اور امام ابو یوسف کے نزدیک اگر چور دو مرتبہ اقرار کرے گا تو جرم ثابت ہو گا وہ اسے زنا پر قیاس کرتے ہیں کیونکہ اقرار ایک گواہ کے قائم مقام ہے

☆ہم نے انہیں جواب دیا کہ زنا میں چار گواہ نص سے خلافِ قیاس ثابت ہے اور زنا کے علاوہ تمام چیزیں اپنی اصل پر رہیں گی یعنی ان میں دو مرد گواہوں کا یا اس بندے کا ایک دفعہ اقرار کرنا کافی ہے

سوال: اگر دو گواہ کسی کے متعلق چوری کی گواہی دیں تو امام ان سے کیا سوال کرے گا؟

جواب: اگر دو گواہ کسی کے متعلق چوری کی گواہی دیں تو امام (قاضی) ان سے یہ سوال کرے گا کہ چوری کیا ہے؟ چوری کیسے ہوئی؟ چوری کب ہوئی؟ چوری کہاں ہوئی؟ کتنی ہوئی؟ اور کس کی ہوئی؟

پس اگر وہ ان تمام سوالوں کے جواب دے دیں تو پھر اس شخص کے ہاتھ کاٹے جائیں گے جس کے متعلق انہوں نے گواہی دی

سوال: امام گواہوں سے ماہیت کے بارے میں کیوں سوال کرے گا؟

جواب: امام (قاضی) گواہوں سے ماہیت (چوری کیا ہے) کے بارے میں اس لیے سوال کرے گا کیونکہ بعض اوقات یہ وہم کیا جاتا ہے کہ چوری کے لیے خفیہ ہونا ضروری نہیں جیسا کہ سرقہ کبری یعنی راستہ روک کر چوری کرنا ہے

سوال: امام گواہوں سے کیفیت کے بارے میں کیوں سوال کرے گا؟

جواب: امام (قاضی) گواہوں سے کیفیت (کیسے ہوئی) کے بارے میں اس لیے سوال کرے گا تا کہ معلوم ہو کہ اس نے وہ مال خفیہ طور سے نکالا ہے یا اس سے لیا ہے جو مال باہر رکھا ہوا تھا

سوال: امام گواہوں سے کب ہوا کہ بارے میں کیوں سوال کرے گا؟

جواب: امام (قاضی) گواہوں سے کب ہوا کہ بارے میں اس لیے سوال کرے گا تا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ پرانی چوری تو نہیں

سوال: امام گواہوں سے جگہ کے بارے میں کیوں سوال کرے گا؟

جواب: امام (قاضی) گواہوں سے جگہ کے بارے میں اس لیے سوال کرے گا تا کہ معلوم ہو کہ چوری دار السلام میں ہوئی یا دار الحرب میں، اگر دار السلام میں ہوئی تو حد لگے گی اور اگر دار الحرب میں ہوئی تو حد نہیں لگے گی

سوال: امام گواہوں سے چوری کتنی ہوئی کے بارے میں کیوں سوال کرے گا؟

جواب: امام گواہوں سے چوری کتنی ہوئی کے بارے میں اس لیے سوال کرے گا تاکہ معلوم ہو جائے کہ چوری کیا ہوا مال نصاب کی حد تک پہنچتا ہے یا نہیں

سوال: امام گواہوں سے کس کی چوری ہوئی کے بارے میں کیوں سوال کرے گا؟

جواب: امام (قاضی) گواہوں سے کس کی چوری ہوئی کے بارے میں اس لیے سوال کرے گا تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ یہ اس کا ذی محرم رشتہ دار تو نہیں ہے اگر رشتہ دار ہوا تو حد نہیں لگے گی

سوال: اگر چوری میں چند افراد شریک ہو جائیں اور ہر ایک کے پاس موجود مال نصاب کی مقدار کو پہنچ جائے تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر چوری میں چند افراد شریک ہو جائیں اور ہر ایک کے پاس موجود مال نصاب کی مقدار کو پہنچ جائے تو سب کا ہاتھ کاٹا جائے گا، اگرچہ لینے والا فعل بعض نے کیا ہو یعنی دو نے مال چوری کیا ہو پھر بعد میں تقسیم کیا ہو

تـــمت

بالـــخير

مصنف کی دیگر تصنیفات

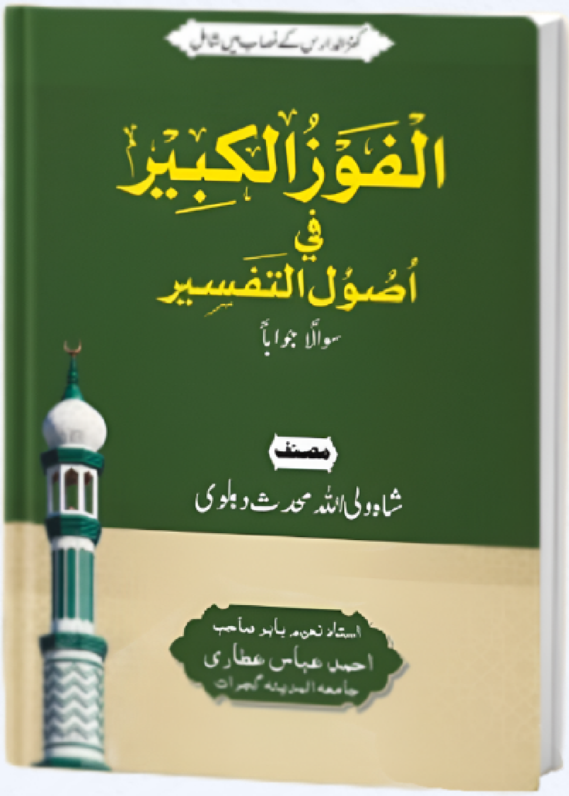

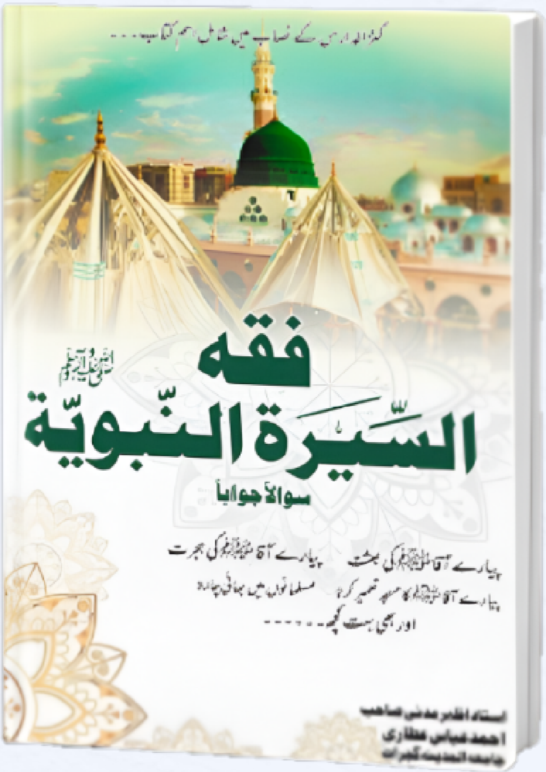

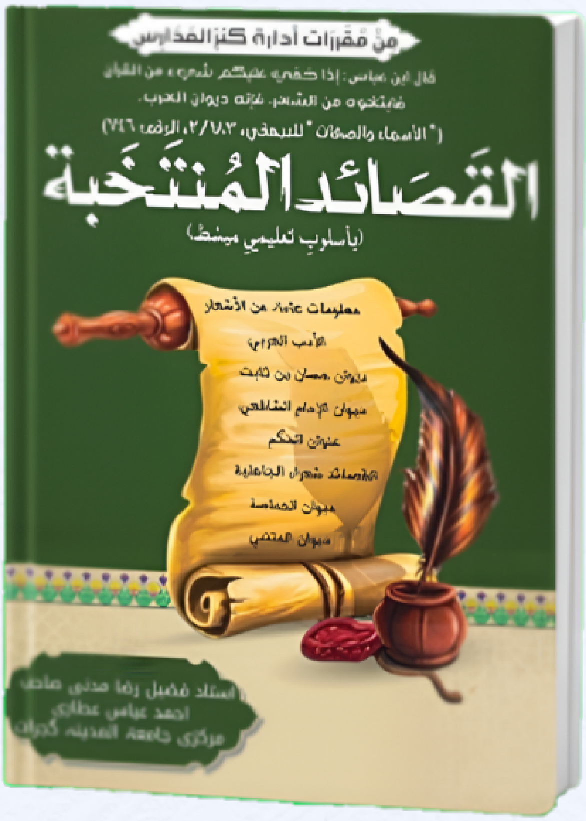

احمد عباس عطاری
03127237373
مرکزی جامعہ المدینہ گجرات